عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
جلد ۶ ۔ شمارہ ۲-۳

ختم نبوۃ

ایک دلچسپ مکالمہ
قادیانی اخلاق و کردار اور ظاہر و باطن

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

کوئٹہ میں
تاجدارِ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ایک تازہ معجزے کا ظہور

ختم نبوت اور حیات عیسیٰ
قادیانی مغالطہ انگیزیوں کا جواب

ایک بڑے قادیانی مبلغ کی علمی موت

مقام شیخین رضی اللہ عنہما

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

هو الشافی

افتخار الاطباء

دواخانہ ختم نبوت

الحاج حکیم محمد یونس (ایم اے)

چشتی، نقشبندی، مجددی

سابقہ نام :- چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

رجسٹرڈ کلاس اے :- فون ۵۵۱۹۷۵

اوقات مطب

موسم گرما :- ۷ تا ۲ جمعۃ المبارک ۵ تا ۹ ۹ تا ۱۲

موسم سرما :- ۹ تا ۱ ۵ تا ۹ ۲ تا ۹

• غرباء کے لئے علاج مفت۔ • طلباء و طالبات کو خاص رعایت۔ • ایلوپیتھی ڈاکٹرز انگریزی علاج سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کرلیں۔ • عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیے گئے ہیں۔ الحمد للہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے۔ • دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں۔ • بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر تمام تفصیل مرض مفت منگوا سکتے ہیں۔ مریض کے بارے میں ہر تفصیل راز رہیگی۔ • عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب رہیں۔

دواخانہ ختم نبوۃ، ۱-۵۶ سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدرسہ عربیہ دار العلوم مدینہ (رجسٹرڈ)

کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

وفاق المدارس سے منسلک یہ معیاری ادارہ ۱۳۸۷ھ سے شیخ التفسیر حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی کی سرپرستی میں علوم دینیہ کی خدمات سرانجام دے رہا ہے

اس ادارہ میں قرآن مجید حفظ و ناظرہ تجوید فارسی عربی مکمل درس نظامی کی تعلیمات کا اہتمام ہوتا ہے۔ محنتی اور تجربہ کار اساتذہ کرام کی نگرانی میں بیرونی و مقامی طلباء کی کثیر تعداد علوم اسلامیہ سے استفادہ حاصل کر رہی ہے اس مدرسہ کا سالانہ خرچ اسی ہزار روپیہ گندم کے علاوہ ہے اور اب مدرسہ ہذا میں ایک عالی شان جامع مسجد زیر تعمیر ہے جس کی لاگت کا اندازہ دو لاکھ روپے ہے اہل خیر حضرات کیلئے ذخیرہ آخرت کے لئے سنہری موقع ہے مسجد کے لئے آٹھ عدد گارڈر ۱۰×۸ کے اٹھارہ فٹ لمبے اور ۴ عدد گارڈر ۱۳ فٹ لمبے اور ٹی آر ۲۱ فٹ لمبی پچاس عدد ۸ انچ ۲۰ فٹ لمبی ۲۵ عدد فوری طور پر درکار ہیں۔

(تصدیق) محدث العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف بنوری نے فرمایا تھا دار العلوم مدینہ کوٹ ادو ایک دینی درسگاہ ہے اس لئے ہر قسم کی اعانت و امداد کا مستحق ہے

رابطہ کیلئے :- محمد مسعود، مہتمم مدرسہ عربیہ دار العلوم مدینہ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶ ۲۶ ربیع الثانی تا ۳ جمادی الاول بمطابق ۱۸ تا ۲۴ دسمبر ۱۹۸۷ء شمارہ نمبر ۲۷

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون : ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے — ششماہی ۵۵/- روپے

سہ ماہی ۳۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ — ۴۲۵ روپے

افریقہ — ۳۷۵ روپے

یورپ — ۳۷۵ ״

ایشیا — ۳۷۵ ״

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا

حضرت مولانا سعید احمد صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی

گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکرگڑھ

مری — قاری محمد اسداللہ عباسی

بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی

بھکر/کلورکوٹ — حافظ غلام مصطفیٰ قاسمی

جھنگ — غلام حسین

ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی

پشاور — مولانا نورالحق نور

لاہور — طاہر رزاق، مولانا کریم بخش

مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد — مولوی فقیر محمد

لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسمٰعیل خان — محمد شعیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ/ننکانہ — محمد متین خالد

ملتان — عطاء الرحمان

سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد بلوچ

گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —

امریکہ — چوہدری محمد شریف محمود • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد

دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن — عامر رشید

ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد

لائبیریا — ہدایت اللہ شاہ • ماریشس — محمد اخلاص احمد •

باربیڈوس — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا •

سوئٹزرلینڈ — اے کیو انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •

برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۲/۴۰ اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی

ہمارا مقابلہ امریکہ اور اسرائیل سے ہے

تیسری سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس جو لندن ویمبلے کانفرنس سینٹر میں ۲۰ ستمبر کو منعقد ہوئی تھی اس میں ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل و لندن دفتر ختم نبوت کے ڈائریکٹر جنرل اور عالمی ختم نبوت کانفرنس کے چیف آرگنائزر نے جو ابتدائی کلمات پیش کئے تھے ۔ ہم ان ابتدائی کلمات کو ریکارڈ میں محفوظ کرنے کی خاطر اداریہ کی جگہ شائع کر رہے ہیں — ادارہ

حضرات علمائے کرام، مہمانان گرامی قدر و معزز سامعین کرام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ مولانا خان محمد دامت برکاتہم کی اجازت سے چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کانفرنس کی باقاعدہ کارروائی شروع ہونے والی ہے بہت سے مہمان تشریف لا چکے ہیں اور ابھی بہت سے حضرات نے آنا ہے۔

اس کانفرنس کے پہلے اجلاس کی صدارت شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم (جو ہماری جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر بھی ہیں) فرمائیں گے۔ اور مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین امام طریقت حضرت مولانا اسعد مدنی مدظلہ دوسرے اجلاس کی صدارت فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ امسال بھی ہمیں ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی اس کانفرنس سے پاک و ہند، بنگلہ دیش و برطانیہ کے علمائے کرام خطاب فرمائیں گے۔ امسال کانفرنس کے اوقات میں دو گھنٹے کمی کا سامنا ہے آج غروب آفتاب تقریباً ۶ بجکر ۴۰ منٹ پر ہے لہذا انشاء اللہ کانفرنس شام چھ بجے ٹھیک اختتام کو پہنچے گی درمیان نماز ظہر اور کھانے کے لئے وقفہ ایک گھنٹہ ہوگا۔

اس کانفرنس میں ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کانفرنس میں تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام موجود ہیں۔ جب کہ پچھلے سال ایسا نہیں تھا ختم نبوت کا پلیٹ فارم ہمیشہ اتحاد بین المسلمین کا داعی رہا ہے اور ان شاء اللہ آئندہ بھی اسی سال کی پابندی کی جائے گی۔

آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جس کی بنیاد حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے رکھی تھی۔ کروڑوں رحمتیں اللہ ان کی قبر پر نازل فرمائیں اور ان کے رفقاء کی قبروں پر بھی کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر انہوں نے سب کچھ قربان کردیا میں یہ کہہ رہا تھا کہ آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے برطانیہ میں اپنا ایک بہت بڑا عظیم الشان مرکز قائم کردیا ہے جو جنوبی لندن اسٹاک ویل کے مقام پر ہے انشاء اللہ یہاں جدید انداز میں کام کیا جائے گا یہاں سے یورپ اور امریکہ و افریقہ میں تمام زبانوں میں لٹریچر کی اشاعت جو ہمارے اغراض و مقاصد میں شامل ہے کام کیا جائے گا۔ اس مرکز کے قیام کے سلسلے میں ہم تمام معاونین کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

حضرات! ہمارا مقابلہ ایک بہت بڑی قوت یعنی امریکہ و اسرائیل سے ہے یہ دونوں قوتیں قادیانی ٹولے کی نہ صرف بھرپور حمایت کرتے بلکہ بے تحاشا مالی امداد بھی دیتے ہیں ہمارے دشمن مال کے اعتبار سے وسائل کے اعتبار سے ہم سے برتر ہیں ان کے پاس نہ صرف مال دولت ہے بلکہ پاکستان میں اسلحہ بھی ہے یہ الگ موضوع ہے لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس کے باوجود ہم فقیروں نے الحمدللہ ان کا ناطقہ بند کردیا ہے جیسے جیسے دن گزرتے جارہے ہیں قادیانیت مزید ذلیل و رسوا ہورہی ہے ملائیشیا، وینس، ڈنمارک میں وہاں کی حکومتوں نے پابندیاں لگائی ہیں۔ پاکستان و بیرون پاکستان میں بڑی تعداد میں مسلمان ہورہے ہیں بھارت اور بنگلہ دیش میں ان کے خلاف تحریک اٹھ رہی ہے۔ دیوبند میں گذشتہ سال بہت بڑی کانفرنس منعقد ہوئی۔

ہم نے گذشتہ سال ڈنمارک، ناروے، سویڈن، کینیڈا کا دورہ کیا تھا۔ اس کے بڑے اچھے اثرات مرتب ہوئے۔ قادیانیوں نے ہر جگہ منہ کی کھائی۔ قادیانی اوچھے ہتھکنڈے پر اتر آئے۔ گورنمنٹ کے دروازے کھٹکھٹائے لیکن ذات باری تعالیٰ نے ہماری مدد فرمائی۔

میں ابتدائی کلمات کو انہیں الفاظ میں ختم کرنا چاہتا ہوں مقررین کی فہرست زیادہ ہے وقت کم ہے اس لئے تمام مقررین سے گزارش کروں گا کہ وہ وقت کا خیال رکھیں۔ جو وقت دیا جائے اسی پر قناعت کریں نعرہ بازی میں وقت ضائع نہ کریں۔ وڈیو فلم والوں کو فلم بنانے کی اجازت نہیں ہے۔

ربوہ اور سیال کوٹ کے واقعات پر احتجاج کیجئے

• فیصل آباد (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ملک بھر کی مجلس کی تمام شاخوں اور دینی جماعتوں اور خطیبوں سے اپیل کی ہے کہ ربوہ میں جامع مسجد محمدیہ ریلوے سٹیشن میں دو قادیانیوں کی طرف سے امام مسجد پر قاتلانہ حملہ اور سیال کوٹ کے واقعہ کی بھرپور مذمت کریں اور حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ قاتلانہ حملہ کے دونوں غیر مسلم قادیانیوں کا کیس سپیشل عدالت میں سماعت کرایا جائے، انہوں نے کہا قادیانیوں کی جارحانہ سرگرمیاں بہت بڑھ گئی ہیں جس کے سدِ باب کے لئے موثر اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ مسجد محمدیہ کیس کی تحقیقات صوبائی اور مرکزی حکومت کے اعلیٰ ایجنسیوں سے بھی کرائی جائے اور ربوہ کے سرکردہ قادیانی راہنماؤں کو اس سازش میں ملوث ہونے پر شامل تفتیش کیا جائے اور قادیانی ملزمان کو لاہور شاہی قلعہ میں لے جایا اس کے متبادل جو جگہ ہو وہاں تفتیش کی جائے، انہوں نے کہا کہ ساہیوال کے قادیانی مجرموں کو چار مسلمانوں کو شہید کرنے پر پھانسی کی سزا دی جا چکی ہوتی تو ربوہ میں مسجد کی توہین کرکے امام مسجد پر خنجر کے ذریعہ قاتلانہ حملہ کرنے کی کبھی جرأت نہ ہوتی۔

مسلمانوں اور قادیانی مرتدوں میں تفریق کیسے ہو؟

حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو ذاتی نام تھے، ایک محمد، دوسرے احمد۔ مسلمان عقیدت و محبت کے اظہار کے لئے ان دو پاک ناموں کی طرف نسبت کرتے ہیں جبکہ قادیانی بھی نسبت کرتے ہیں لیکن ان کی مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہوتا ہے۔ احمد نام کی وجہ سے یہ اشتباہ پیدا ہو رہا ہے کہ کون مسلمان ہے اور کون قادیانی اس لئے ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کے لئے احمد نام رکھنے کی پابندی لگائی جائے تاکہ مسلمانوں اور قادیانی مرتدوں میں تفریق ہو جائے۔

مشاعرۂ ختم نبوت ——— انعامی مقابلہ

نئے اور پرانے شعراء کرام متوجہ ہوں!

ہم شعراء کرام اور ان طلباء حضرات کے لئے جو شعر و شاعری سے دلچسپی رکھتے ہیں ایک نیا سلسلہ شروع کر رہے ہیں اور وہ ہے "مشاعرۂ ختم نبوت" مشاعرۂ ختم نبوت میں صرف شعراء کرام اور شعر و شاعری سے دلچسپی رکھنے والے حضرات ہی حصہ لے سکتے ہیں جو فنِ شاعری سے واقف ہی نہیں وہ حصہ نہ لیں۔ جو نظمیں اس محفل مشاعرہ کے لئے ہمیں موصول ہوں گی وہ مشاعرۂ ختم نبوت کے عنوان سے ایک ہی اشاعت میں یا قسط وار شائع ہو جایا کریں گی۔ پہلا سلسلہ ہم ان اشعار سے شروع کر رہے ہیں

نبیؐ کی عزت و حرمت پہ مرنا عین ایماں ہے
سرِ مقتل بھی ان کا ذکر کرنا عین ایماں ہے
ڈراتا ہے ہمیں دار و رسن سے کیوں ارے ناداں
نبیؐ کے عشق میں سولی پہ چڑھنا عین ایماں ہے

مشاعرۂ ختم نبوت میں حصہ لینے والے ان اشعار کی تضمین کریں اسی بحر اور اسی وزن میں نظم لکھ کر ارسال کریں پوری نظم کے کم از کم سات شعر ہونے چاہئیں تحریر بھی صاف ستھری ہونی چاہئے اچھی نظم پر ہفت روزہ ختم نبوت ایک سال اور چھ ماہ کے لئے جاری کیا جائے گا اور رد قادیانیت کی کتب کا لٹریچر بھی مہیا کیا جائے گا ایک سے زیادہ اچھی نظمیں موصول ہونے کی صورت میں فیصلہ بذریعہ قرعہ اندازی ہوگا تاہم جو حضرات نظمیں بھیجیں گے وہ تمام شائع کی جائیں گی البتہ جو نظمیں ساقط الوزن ہوں گی وہ شائع نہیں ہوں گی۔

نظمیں بھیجنے کا پتہ:

انچارج مشاعرۂ ختم نبوت دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳

اللہ تعالیٰ کے حقوق کی فکر کیجئے

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی روایات میں مختلف عنوانات سے مختلف قسم کی تنبیہات سے مال کی کثرت اور اس کے فتنہ پر متنبہ فرمایا۔ اس لئے نہیں کہ مال فی حد ذاتہ کوئی ناپاک یا عیب کی چیز ہے بلکہ اس وجہ سے کہ ہم لوگوں کے قلوب کے فساد کی وجہ سے بہت جلد ہمارے دلوں میں مال کی وجہ سے تعفن اور بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں، اگر کوئی شخص اس کی مضرتوں سے بچتے ہوئے، اس کی زیاتی سے احتراز کرتے ہوئے شرائط کے ساتھ اس کو استعمال کرے تو مضر نہیں بلکہ مفید ہو جاتا ہے لیکن چونکہ عام طور پر نہ شرائط کی رعایت ہوتی ہے نہ اصلاح کی فکر ہوتی ہے اس بنا پر یہ اپنا زہریلا اثر بہت جلد پیدا کر دیتا ہے۔"

اس کی بہترین مثال ہیضہ کے زمانہ میں امرود کا کھانا ہے کہ فی حد ذاتہٖ امرود کے اندر کوئی عیب نہیں۔ اس کے جو فوائد ہیں وہ اب بھی اس میں موجود ہیں لیکن ہوا کے فساد کی وجہ سے اس کے استعمال سے بالخصوص کثرت استعمال سے بہت جلد اس میں تغیر پیدا ہو کر مضرت اور ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے۔ اسی وجہ سے علی العموم ڈاکٹر ہیضہ کے زمانہ میں امرودوں کے سختی سے ممانعت کر دیتے ہیں۔ ٹوکرے کے ٹوکرے ضائع کرا دیتے ہیں، حیرت کی بات ہے کہ اگر معمولی حکیم یا ڈاکٹر کسی چیز کو مضر بتاتا ہے تو طبعاً ہمارے قلوب اس سے ڈرنے لگتے ہیں، چنانچہ ڈاکٹروں کے ان اعلانات کے بعد اچھے اچھے سورماؤں کی ہمت امرود کھانے کی نہیں رہتی۔ لیکن وہ ہستی جس کے جوتوں کی خاک تک بھی کوئی حکیم یا ڈاکٹر نہیں پہنچ سکتا۔ جس کی تجویزات نورِ نبوت سے مستفادہ ہیں، اس کے اعلان پر، اس کی تجویز پر ذرا بھی خوف پیدا نہ ہو، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بار بار اس کے فتنوں اور اس کی مضرتوں پر تنبیہ فرما رہے ہیں تو یقیناً ہر شخص کو بہت زیادہ اس کی مضرتوں سے ڈرتے رہنا چاہئے، اس کے استعمال کے لئے شرعی قوانین کے ماتحت جو اس کے لئے ایسے ہیں جیسا کہ امرود کے لئے نمک مرچ لیموں وغیرہ مصلحات ہیں، ان کا بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہئے۔ اللہ کے حقوق کی ادائیگی کا بہت زیادہ اس میں فکر کرتے رہنا چاہئے۔ خود حضورؐ کا ارشاد ہے کہ غنی میں اس شخص کے لئے نقصان نہیں جو اللہ سے ڈرتا رہے (مشکوٰۃ) میرے نسبی بزرگوں میں مفتی الٰہی بخش کاندھلوی، مشہور فقیہ حضرت اقدس مرجع الکل شاہ عبدالعزیز دہلوی نور اللہ مرقدہ کے خاص شاگرد ہیں، ان کی بیاض میں ان کے شیخ کی بیاض سے نقل کیا ہے کہ "دنیا (یعنی مال) آدمی کے لئے حق تعالیٰ شانہٗ کی مرضیات پر عمل کرنے کے لئے بہترین مدد ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کو حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف بلایا، تو ان چیزوں کے چھوڑ دینے کا حکم نہیں فرمایا۔ بلکہ اسباب معیشت اور اہل وعیال کی خدمت کی ترغیب دی، لہٰذا مال کا اور اپنے اہل وعیال میں رہنے کا انکار ناواقف شخص ہی کر سکتا ہے۔

حضرت عثمانؓ کے وصال کے وقت ان کے خزانچی کے پاس ایک لاکھ پچاس اشرفیاں اور دس لاکھ درہم تھے اور جائیداد خیبر اور وادی قُریٰ وغیرہ کی تھی، جس کی قیمت دو لاکھ دینار تھے اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے مال کی قیمت پچاس ہزار دینار تھی، اور ایک ہزار گھوڑے اور ایک ہزار غلام چھوڑے تھے، اور عمرو بن العاصؓ نے تین لاکھ دینار چھوڑے تھے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے مال کا تو شمار ہی مشکل ہے۔ اس کے باوجود حق تعالیٰ شانہٗ نے ان کی تعریف قرآن پاک میں فرمائی "اپنے رب کی عبادت صبح وشام (یعنی ہمیشہ) محض اس کی رضا جوئی کے واسطے کرتے ہیں، اور ارشاد ہے، یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کو تجارت وغیرہ اللہ کے ذکر سے نہیں روکتی۔" فقط،

بیاض کی عبارت عربی ہے یہ اس کا ترجمہ ہے اور صحیح ہے کہ اُس زمانہ میں فتوحات کی کثرت سے عام طور پر ان حضراتؓ کی مالی حالت ایسی تھی۔ دنیا اور ثروت اُن کے جوتوں سے لپٹی تھی، یہ اس کو پھینکتے تھے اور وہ ان کو چمٹتی تھی لیکن اس سب کے باوجود اس کے ساتھ ان کی دلبستگی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ مشغولی کیا تھی۔" فضائل نماز" اور "حکایات صحابہؓ" میں ان حضرات کے کچھ واقعات ذکر کئے گئے ہیں، ان کو عبرت اور غور سے دیکھو۔ یہی عبداللہ بن زبیرؓ اپنی اس دولت کے ساتھ جب نماز کو کھڑے ہوتے تو جیسے ایک کیل کہیں گاڑ دی ہو، سجدہ اتنا لمبا ہوتا کہ چڑیاں کمر پر آکر بیٹھ جاتیں، اور حرکات کا ذکر نہیں، جس زمانہ میں خود اُن پر چڑھائی ہو رہی تھی، اور ان پر گولہ باری ہو رہی تھی۔ ایک گولہ مسجد کی دیوار پر لگا جس سے اس کا ایک حصہ گرا ان کی داڑھی کے پاس سے گزرا، مگر ان کو اس کا پتہ بھی نہ چلا۔

ایک صحابیؓ کا باغ کھجوروں کا خوب پک رہا تھا۔ یہ اس باغ میں نماز پڑھ رہے تھے، نماز میں باغ کا خیال آگیا۔ اس کا رنج اور صدمہ اس قدر ہوا کہ نماز کے بعد فوراً باغ کو حضرت عثمانؓ کی خدمت میں، جو اس وقت امیر المومنین تھے پیش کر دیا۔ انہوں نے پچاس ہزار میں اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت دینی کاموں میں خرچ کر دی۔ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں دو بوریاں درہم کی مقدار میں آئیں جن میں ایک لاکھ سے زیادہ درہم تھے طباق منگا کر اور بھر بھر کر سب تقسیم کر دیں، اپنا روزہ تھا، یہ بھی خیال نہ آیا کہ اپنے افطار کے لئے کچھ رکھ لیں یا کوئی چیز منگا لیں، افطار کے وقت جب باندی نے افسوس کیا کہ ایک درہم کا گوشت منگا لیتیں تو آج ہم بھی گوشت سے کھانا کھا لیتے۔ تو فرمایا۔ اب افسوس سے کیا ہوتا ہے جب یاد دلا دیتی تو میں منگا دیتی۔

ایک سلسلہ وار مضمون

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیش گوئیاں

مولانا احمد سعید دہلوی ؒ

منجملہ دیگر پیشین گوئیوں کے سورۂ فتح کی وہ آیت ہے جس میں ارشاد فرمایا ہے :۔ قل للمخلفين من الاعراب ستدعون الى قوم اولى باس شديد ...الخ اے پیغمبر! آپ ان اعراب اور اہل دیہات سے جو حدیبیہ میں شریک نہ ہو سکے فرما دیجئے کہ تھوڑے دنوں بعد تم کو ایک اور سخت جنگ جو قوم سے لڑنے کی دعوت دی جائے گی۔ اس سخت قوم سے تم جنگ کرو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے اور اسلام قبول کر لیں گے۔ پھر اس موقع پر تم نے اگر دعوت جہاد قبول کر لی اور اس جنگ جو قوم سے لڑنے کو نکل آئے تو اللہ تعالیٰ تم کو بہترین اجر عنایت فرمائے گا اور اگر تم نے روگردانی کی جیسا کہ تم پہلے روگردانی کر چکے ہو تو تم کو بڑا دردناک عذاب دے گا۔ چنانچہ یہ پیشین گوئی پوری ہوئی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانہ خلافت میں ان لوگوں کی مسیلمہ کذاب اور اس کے ہمراہی مرتدین سے اور فارس و روم وغیرہ سے جنگ ہوئی اور اعراب کو دعوت دی گئی اور قرآن نے جو پیشین گوئی کی تھی وہ لفظ بلفظ پوری ہوئی

قرآن کی انہی پیشین گوئیوں میں سے ایک پیشین گوئی وہ بھی ہے جو چھٹے پارے میں ذکر کی گئی ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو احکام تبلیغ کا حکم کرتے ہوئے فرمایا ہے :۔ واللہ یعصمک من الناس ۔ چنانچہ اس آیت کے نزول سے قبل آپ اپنے خدام میں سے بعض حضرات کو بطور پہرہ دار اور محافظ کے مقرر فرمایا کرتے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے جملہ محافظین کو رخصت فرما دیا، یہ پیشین گوئی پوری ہوئی۔ اور باوجود صدہا منکرین و معاندین کے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ آپ کے دشمنوں سے آپ کو محفوظ رکھا اور بڑے بڑے خطرات کے مواقع پر آپ کی مدد فرمائی اور دشمن کے تمام مکر و فریب پامال کر دیئے گئے اور کوئی دشمن یا دشمن کی کوئی جماعت آپ پر قابو نہیں پا سکی۔ ایک مرتبہ آپ ایک درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے اور آپ نے اپنی تلوار درخت پر لٹکا رکھی تھی، چنانچہ ایک شخص نے دبے پاؤں آکر تلوار اتار لی اور تلوار ہاتھ میں لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی اور کہا کہ اے محمدؐ! اب میرے ہاتھ سے تم کو کون بچائے گا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم آنکھیں کھول کر فرمایا "اللہ تعالیٰ بچائے گا"۔ اللہ تعالیٰ کا نام سن کر اس پر ہیبت طاری ہوئی اور اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی آپ اپنی خواب گاہ سے اٹھے تلوار اٹھائی اور اس سے دریافت کیا۔ اب تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا! اس نے معذرت کی اور آپ سے معذرت طلب کی، آپ نے معاف فرما دیا۔ آپ کی اس عنایت سے اس پر یہ اثر ہوا کہ اس نے اسلام قبول کر لیا اور اپنی قوم میں جا کر کہا۔ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر کوئی آدمی نہیں پایا، بہرحال یہ پیشین گوئی پوری ہوئی

منجملہ پیشین گوئیوں کے ایک پیشین گوئی قرآن کی وہ ہے جو یہود سے ضرر اور نقصان نہ پہنچنے کے سلسلہ میں ذکر فرمائی ہے چنانچہ چوتھے پارے میں ارشاد ہے :۔ لن یضروکم الا اذی وان (یعنی یہ یہود تم کو سوائے معمولی رنج کے اور کوئی تکلیف نہ پہنچا سکیں گے اور اگر یہ تمہارے مقابلہ پر آکر تم سے جنگ کریں گے تو پیٹھ دے کر بھاگیں گے) چنانچہ ایسا ہی ہوا، بنی قریظہ بنی نضیر، بنی قینقاع اور خیبر کے یہود نے جب مقابلہ کیا، پسپا ہوئے مغلوب ہوئے۔ یہاں تک کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ان سب کو خطۂ عرب سے جلاوطن کر دیا اور عرب سے ان کو نکال دیا گیا۔ وللہ الحمد قرآن شریف کے معانی کے اعجاز اور قرآنی پیشین گوئیوں کا اعجاز یہاں تک مذکور ہوا۔ اب آگے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض دیگر معجزات اور بعض پیشین گوئیاں اور بعض مغیبات سے خبر دینے کا بیان ہے۔

یہ واقعہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ ہونے والے واقعات کے متعلق بکثرت پیشین گوئیاں فرمائی ہیں، ان میں سے اکثر کا وقوع ہو چکا ہے اور بہت سے واقعات کا ہونے والا ہے قیامت تک جو بڑے اور قابل اعتبار واقعات ہونے والے ہیں کتب احادیث میں ان کا ذکر موجود ہے۔ آپ کی ہر پیشین گوئی ایک معجزہ ہے، سب کا شمار اور قلمبند کرنا مشکل ہے۔ جس قدر ہم مرتب کر سکیں گے وہ ہم ناظرین کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔ ہم نے ان پیشین گوئیوں کو مختلف اقسام میں تقسیم کر دیا ہے اس لئے ہر قسم کو جدا جدا فصلوں میں ذکر کریں گے۔ واقعات کا قبل از وقوع خبر دینا اور قیامت تک ہونے والے واقعات سے حضرات صحابہ کرامؓ کو اطلاع دینا یہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں مذکور ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت صحیحین میں موجود ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وعظ اور خطبہ میں ان تمام امور کا ذکر فرمایا ہے جو قیامت تک ہونے والے تھے، پھر سامعین میں سے وہ واقعات جس کو یاد رہ گئے، رہ گئے اور جو بھول گئے، بھول گئے۔ اور میرے ساتھیوں کو اس بیان کی خبر ہے۔ چنانچہ جب کوئی شے اس بیان میں سے ظاہر ہوتی ہے اور میں اسے بھول چکا ہوتا ہوں تو مجھے فوراً وہ بات یاد آ جاتی ہے اور اپنے ساتھیوں کو یاد دلاتا ہوں کہ یہ واقعہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا۔ بہرحال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ کے متعلق تقریباً جملہ وقائع کا ذکر فرمایا، اور اکثر کی تطبیق ان میں سے بعد وقوع منکشف ہوئی۔

ورفعنالک ذکرک

شوکت علی شاہ
ننکانہ

ابتدائے آفرینش سے اب تک ہزاروں، لاکھوں انبیاء و رسل رہنمایانِ مذاہب اور عظیم انسان اس عالم رنگ و بو میں آئے اور چلے گئے، ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں، جن کے لاکھوں، کروڑوں ماننے والے اور قدردان اب تک موجود ہیں، اور بہت سے ایسے بھی ہیں جن کے نام تاریخ کے اوراق کے سوا کہیں اور نہیں ملتے ان سب میں صرف ایک ہی ذاتِ اقدس ایسی ہے، جس کے ذکر و افکار سے کائنات کا کوئی بھی لمحہ ہرگز خالی نہیں گزرتا، یہ محض مبالغہ نہیں بلکہ ایک روشن ترین حقیقت ہے، کہ جس کثرت اور پابندی کے ساتھ سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک امت مسلمہ کی زبانوں پر ہر وقت جاری رہتا ہے:۔ اس کی مثال روئے زمین پر کہیں نہیں ملتی۔ شعری زبان میں اس حقیقت کا اظہار ان الفاظ میں کیا گیا ہے،

بنے ہیں، مدحت سلطان دوجہاں کیلئے
سخن زبان کے لئے، اور زباں دہاں کیلئے

روضۂ اقدس کے جذب و کشش کا بھی عجیب عالم ہے، کسی کے قلم میں نہ طاقت ہے کہ بارگاہِ قدس کی کیفیات و تجلیات کو ضبطِ تحریر میں لا سکے اور لفظ و بیان میں کہاں یہ حوصلہ ہے کہ اس حالت کے محسوسات و واردات کی ترجمانی کر سکیں، اللہ اکبر، عجب روح پرور اور نظر افروز منظر نظر آتا ہے،

ہر شے ہے کہاں، فردوس نظر
انوار کی بارش آٹھ پہر

بے اختیار دل چاہتا ہے کہ بس قربان ہو جایئے اور اسی آستانہ مبارک کی جاروب کشی میں ساری عمر گزار دیجئے، بارہا کوشش کی کہ کہیں لمحات تنہائی کے میسر آجائیں:۔ مگر ہرگز کامیابی نہ ہو سکی، ہجوم ہے کہ کسی وقت کم ہونے میں ہی نہیں آتا، اگر کچھ لوگ صلوٰۃ و سلام عرض کر کے ہٹتے ہیں، تو اس سے زیادہ ان کی جگہ آجاتے ہیں، یہاں حاضر ہو کر ہر انسان دنیا و مافیہا سے ایسے بے خبر ہو جاتا ہے کہ اسے نہ اپنا ماضی یاد رہتا ہے اور نہ مستقبل کا کوئی تصور اس وقت سامنے ہوتا ہے، بس صرف ایک حال ہوتا ہے، سرشاری اور خود فراموشی کی یہ کیفیت اور سرور ہے جو لفظ و بیان کی گرفت سے ماوراء ہے:۔

جلووں کا یہ عالم کہ ٹھہرتی نہیں نظریں
دیکھیں گے یونہی تجھ کو مگر دیکھنے والے

دن رات کا وہ کون سا لمحہ ایسا ہے جس میں روئے زمین پہ کہیں نہ کہیں آپؐ کی ذاتِ اقدس پر درود و سلام نہ بھیجا جاتا ہو، روزانہ پانچ مرتبہ اذان اور نمازیں جو طلوع و غروب کے فرق کے سبب سے دنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں ہر وقت پڑھی جاتی ہیں:۔ اُن میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کی منادی ہر وقت ہوتی رہتی ہے، کسی مسلمان نے نہیں بلکہ امریکہ کے ایک غیر مسلم محقق ریپلے (REPLEY) نے دنیا بھر میں سنائی دینے والی آوازوں کا سروے کر کے اپنی مشہور کتاب بلیو اِٹ اَر ناٹ) کی دوسری جلد میں اعداد و شمار کے ذریعے سے بتایا ہے کہ "دنیا میں جو آواز سب سے زیادہ اپنی پوری یکسانیت کے ساتھ سنائی دیتی ہے وہ ایک ہی آواز ہے اور وہ ہے اذان کی آواز، جس کی کوئی نظیر دنیا میں نہیں ملتی،

یہ تو اس آواز کے بارے میں ریپلے کی تحقیقات کا نتیجہ ہے، جو دنیا میں سب سے زیادہ سنی جاتی ہے یہاں پہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ ہر اذان میں کم سے کم دو مرتبہ آپ کا اسم مبارک پکارا جاتا ہے، اس کے علاوہ "تکبیر" اور "تشہد" میں بھی آپ کا نام مبارک لیا جانا لازمی ہے:۔

لغت میں محمدؐ کے معنی ہیں بہت زیادہ تعریف کیا گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اس کی صحیح ترین مصداق ہے۔ آپؐ سے بڑھ کر کسی مخلوق کی اتنی تعریف نہیں ہوئی:۔ ہر زمانے میں یہ مبارک نام کروڑوں لوگوں کے لئے حرزِ جان رہا ہے ہر مسلمان آپ کے ذکر خیر کو اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھتا ہے:۔

سورۃ الم نشرح کی یہ آیت:۔ ورفعنا لک ذکرک: (اور ہم نے آپؐ کا ذکر بلند کر دیا ہے) آغاز اسلام میں اُس وقت نازل ہوئی تھی جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم:۔ مکہ مکرمہ میں سخت ترین مخالفتوں اور مشکلات میں گھرے ہوئے تھے، ہر طرف شدید مخالفتوں کے گہرے بادل چھائے ہوئے تھے:۔ اور اسلام کے پنپنے کی بظاہر کوئی شکل نظر نہ آتی تھی، یہ اسلام کا وہ ابتدائی زمانہ تھا۔ جب صرف چند ہی نفوس نے آپؐ کی دعوت کو قبول کیا تھا۔ اس وقت کوئی شخص بھی یہ سوچ سکتا تھا کہ آپکا رفع ذکر اس شان سے اور اتنے بڑے پیمانے

یہ ہوگا حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ میرا اور آپ کا رب پوچھتا ہے کہ میں نے کس طرح تمہارا رفع ذکر کیا ہے ؟ میں نے کہا کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے ، جبرائیلؑ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائیگا تو میرے ساتھ آپ کا ذکر بھی کیا جائیگا ۔ (تفسیر ابن جریر ، طبری)

تاریخ کی شہادت ہے کہ قرآن کریم کی یہ پیش گوئی بھی دوسری پیشین گوئیوں کی طرح حرف بحرف پوری ہوئی ہے ، چنانچہ رفع کا سلسلہ برابر بڑھتا جا رہا ہے اور قیامت تک بڑھتا رہیگا ، یہ کتنا عظیم اور پائندہ ثبوت ہے ، آپؐ کے رفع ذکر کا ، صلی اللہ علیہ وسلم ،

جس کثرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات طیبہ لکھے گئے ہیں ، اور لکھے جا رہے ہیں ، یہ ایک لامتناہی سلسلہ ہے انگریز پروفیسر مارگولیتھ کے بقول "محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح نگاروں کا ایک وسیع سلسلہ ہے ، جس کا ختم ہونا غیر ممکن ہے ، ایک یورپی مصنف جان ڈیون پورٹ نے اس حقیقت کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے ، یہ امر بالکل یقینی ہے کہ دنیا کی تمام مشہور شخصیتوں میں سے کسی کا نام بھی پیش نہیں کیا جا سکتا ہے :- جس کی زندگی کے حالات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی کی طرح پوری دیانت ، صحت اور تفصیل کے ساتھ مل سکتے ہوں ،

(اپالوجی فار محمد اینڈدی قرآن ص اوّل)

اس لئے پورے عزم و وثوق کے ساتھ بغیر مبالغہ کے یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ نظام شمسی کے ماہ و سال کا کوئی دن بھی ایسا نہیں گذرتا جس میں سیرت نبویؐ پر کوئی کتاب یا مضمون کسی نہ کسی زبان میں لکھا نہ جا رہا ہو ، نعت کے ذریعے مدح سرائی نہ کی جا رہی ہو سچ کہا ہے شاعر نے ،

؎ ہے ان کا سلسلہ مدح کتنا پایاں
کہ آج تک نہ کسی نے اسے تمام کیا

سیرت نبویؐ پر تصانیف و مضامین اور نعت گوئی کا ذخیرہ اتنا زیادہ اور بے شمار ہے اور بے حساب ہے کہ کوئی بڑی سے بڑی کوشش بھی اس کو جمع کرنے اور اکٹھا کرنے میں آج تک کامیاب نہیں ہو سکی ، دنیا کی کتنی بے شمار زبانیں ہیں ، جن میں سیرت مقدسہ پر بے شمار تصانیف و مضامین اور اشعار کے ذخائر موجود ہیں :- ذات اقدسؐ کی مدح اور توصیف میں بڑے بڑے دانش وروں اور باکمال شاعروں کی گردنیں کس طرح خم ہوتی جا رہی ہیں اور کس فدائیت و فنائیت کے ساتھ وہ اپنے آپ کو بارگاہ قدسؐ میں پیش کرتے رہے ہیں ، اس کا کسی قدر اندازہ مشہور دانش ور عالم عبدالرحمٰن جامیؒ کے اس شعر سے ہو سکتا ہے :-

؎ بصدق صفا گشت بے چارہ جامی
غلام غلامان آل محمدؐ

ایک دوسرے شاعر کا جذبہ عقیدت اور انداز بیان دیکھئے :-

؎ نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم ،
زاں کہ نسبت بسگ کوئے تو شد بے ادبی ،
بر در فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز ،
روی ، و طوسی ، و ہندی ، حلبی و عربی ،

قدسی کے ان اشعار کا یہ مطلب ہے کہ مجھے آپؐ کے کتے سے بھی نسبت کرتے ہوئے شرم آتی ہے کیوں کہ آپ کے کوچے کے کتے سے اپنے آپ کو منسوب کرنے کی جسارت کرنا بھی گستاخی ہے ، آپؐ کا آستانہ گہربار تو وہ آستانہ ہے ، جس میں روم و شام طوس و عرب اور ہندوستان کے تاجداران تخت عجز و نیاز کے ساتھ دست بستہ حاضر ہیں :-

ذات اقدسؐ کا عظمت و جلالت کا یہ ادب و احترام اور فدائیت و فنائیت کا یہ اعتراف اس ذات گرامی کے سوا اور کس کے لئے مل سکتا ہے ؟ یہ عشق و محبت اور یہ والہانہ عقیدت کسی اور انسان کے لئے پائی گئی ہے ؟

پھر کیا یہ اس کی علامت نہیں ہے جس کی بشارت رب السموات والارض نے اپنے پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ : سے ہم نے آپؐ کا ذکر بلند کر دیا ہے : میں کہہ کر دی تھی ، جب کسی مسلمان کی زبان پر آپؐ کا نام مبارک آتا ہے تو درود و سلام کے لئے صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ ضرور ہوتا ہے ، اور سننے والا بھی جب سنتا ہے تو وہ بھی بدل و جان صلی اللہ علیہ وسلم کا اعادہ کرنا اپنے لئے لازمی سمجھتا ہے :-

غرض کہ حضور اقدسؐ کی ذات اقدسؐ کے سلسلہ میں اگر صرف اس ایک پہلو کو لیا جائے تو اس کی نظیر بھی دنیا کی بڑی بڑی سے شخصیت میں نہ اب تک مل سکی ہے نہ ملتی ہے اور نہ آئندہ ملنے کی توقع کی جا سکتی ہے :-!

(ماخوذ مکتوبات نبویؐ)

صوفہ سیٹ • کار • ٹریکٹر • موٹر سائیکل کے معیاری پوشش کیلئے
العتیق پوشش ہاؤس
پروپرائٹر : محمد خلیق چوہان
بالمقابل نیو خان ٹرانسپورٹ کمپنی
کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ

فضائل حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما احادیث کی روشنی میں

مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی مانسہرہ

(۱) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ (المتوفی ۴۳ھ) سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرو بن العاص کو ذات السلاسل کے لشکر پر امیر بنا کر بھیجا، میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ محبوب آپ کے نزدیک کون ہیں۔ فرمایا: عائشہؓ۔ میں نے عرض کیا: مردوں میں سے۔ ارشاد فرمایا: عائشہؓ کے والد (سیدنا صدیق اکبر) میرے دوبارہ استفسار پر فرمایا اس کے بعد عمر بن الخطابؓ پھر چند اور لوگوں کو شمار کیا۔ بخاری صفحہ ۵۱۸

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (المتوفی ۷۳ھ) سے روایت ہے کہ ہم عہد رسالت میں حضرت ابوبکر کی برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے، ان کے بعد حضرت عمرؓ ان کے بعد حضرت عثمانؓ (بخاری)

(۳) انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہم کہا کرتے تھے کہ رسول کریمؐ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سب سے افضل ابوبکرؓ ہیں، ان کے بعد عمرؓ ہیں، ان کے بعد عثمانؓ ہیں۔ (ابوداؤد)

(۴) حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا میں ان سے مستغنی نہیں ہوں، بے شک وہ دونوں (ابوبکرؓ و عمرؓ) دین اسلام کے لئے مثل کان اور آنکھ کے ہیں۔ (ازالۃ الخفا صفحہ ۱۹)

(۵) حضرت علیؓ (المتوفی ۴۰ھ) سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا: ابوبکرؓ و عمرؓ انبیاء اور مرسلین کے سوا باقی تمام پیران اہل جنت کے کیا اگلے اور کیا پچھلے سب کے سردار ہیں۔ (ابن ماجہ و ترمذی)

(۶) محمد بن حنفیہ نے اپنے والد مکرم جناب حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہتر کون ہے فرمایا ابوبکرؓ۔ میں نے پوچھا ان کے بعد کون ہے فرمایا عمرؓ۔ (بخاری و ابوداؤد)

(۷) حضرت ابو سعید خدریؓ (المتوفی ۷۴ھ) سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نبی کے اہل آسمان اور اہل زمین میں دو دو وزیر ہوتے ہیں، میرے دو وزیر آسمان والوں میں سے جبرائیل و میکائیل ہیں اور اہل زمین میں سے میرے دو وزیر ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں۔ (ترمذی)

(۸) حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: مجھے ابوبکرؓ و عمرؓ سے کسی وقت بے نیازی نہیں ہے کیونکہ وہ دونوں دین میں وہ مرتبہ رکھتے ہیں جو بدن میں سر کا مرتبہ ہے۔ (ازالۃ الخفاء صفحہ ۲۳۹ جلد ۲)

(۹) حضرت عبدالرحمٰن حنطبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو دیکھا تو فرمایا یہ دونوں میرے کان اور میری آنکھ ہیں۔

(۱۰) مطلب بن ابی وداعہ کی روایت میں ہے کہ حضور نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ابوبکرؓ و عمرؓ سے میری تائید فرمائی (ازالۃ الخفاء صفحہ ۲۳۸ ج ۲)

(۱۱) عبدالرحمٰن بن غنم اشعری کی روایت میں ہے کہ خاتم الانبیاء سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات شیخینؓ سے فرمایا۔ اگر تم دونوں کسی مشورہ میں متفق ہو جاؤ گے تو میں تمہارے خلاف نہ کروں گا۔ ازالۃ الخفاء صفحہ ۲۳۹۔

(۱۲) ابوالقاسم نے حضرت علیؓ کے علمبردار یعنی عبد خیر سے روایت کی ہے کہ حضرت سیدنا علیؓ نے فرمایا: میں تمہیں اس شخص سے آگاہ نہ کروں جو اس امت میں نبی کریمؐ کے بعد سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا، اس پر کسی نے کہا: ہاں اے امیر المؤمنین ضرور آگاہ فرمایئے ہم ان باتوں کے مشتاق ہیں۔ حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا وہ ابوبکرؓ ہیں اور پھر عمرؓ ازالۃ الخفا صفحہ ۲۳۹

(۱۳) حضرت امام موسیٰ رضاؒ سے روایت ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے فرمایا: تحقیق ابوبکرؓ مثل میرے کان کے ہیں اور عمرؓ مثل میری آنکھ کے ہیں اور عثمانؓ مثل میرے دل کے ہیں اور علیؓ مجھ سے ہے۔ ازالۃ الخفا صفحہ ۲۳۹

(۱۴) حضرت امام محمدؒ نے مسند زوائد یحییٰؒ میں ابو حازم سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص علی بن الحسینؓ زین العابدینؒ کے پاس آیا اور پوچھا ابوبکرؓ و عمرؓ کا تقرب نبی اقدس کی بارگاہ میں کس قدر تھا۔ فرمایا: جس قدر اب ہے۔ (ازالۃ الخفا)

★★★★★★★★★★

راؤ محمد نسیم کوکرکوٹ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر و استقلال

صبر کے لغوی معنی روکنے اور برداشت کرنے کے ہیں یعنی اپنے نفس کو خوف اور گھبراہٹ سے روکنا اور مصائب و شدائد کو برداشت کرنا۔ استقلال کے لغوی معنی استحکام اور مضبوطی کے ہیں۔ الغرض صبر و استقلال، دل کی مضبوطی، اخلاقی بلندی اور ثابت قدمی کا نام ہے، قرآن مجید میں صبر کی بڑی فضیلت اور اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

ترجمہ:۔ اور تحمل کر جو تجھ پر پڑے۔ بے شک یہ ہیں ہمت کے کام۔ (سورہ لقمان: ۱۷)

اللہ تعالیٰ نے مصیبت اور پریشانی کے وقت اپنے بندوں کو صبر و رضا کی تاکید کی ہے اور چونکہ انسان کی جان اور اس کا مال سب اللہ کا عطا کردہ ہے۔ اس لئے انسان پر

لازم ہے کہ آزمائش کے وقت رضائے الٰہی کی خاطر صبر و سکون سے کام لے جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان فرمایا تو کفار نے آپ کو ہر طرح کی اذیتیں دیں، آپ کو جھٹلایا آپ کا مذاق اڑایا کسی نے (معاذ اللہ) جادوگر کہا اور کسی نے کاہن، مگر آپ نے صبر و استقلال کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور تبلیغ دین سے منہ نہ موڑا۔ ایک دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خانۂ کعبہ کے نزدیک نماز پڑھ رہے تھے، حرم شریف میں اس وقت کفار کی ایک جماعت موجود تھی۔ عقبی جسے ابو معیط نے ابوجہل کے اکسانے پر اونٹ کی اوجھری سجدہ کی حالت میں آپ کی پشت مبارک پر ڈال دی۔ مشرکین زور زور سے قہقہے لگانے لگے۔ کسی نے آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کو اس واقعہ کی اطلاع دی وہ فوراً دوڑی ہوئی آئیں اور غلاظت آپ کی پشت سے دور کی اور ان کافروں کو بددعا دی۔ اس پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹی صبر سے کام لو اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے۔ یہ نہیں جانتے کہ ان کی بہتری کس چیز میں ہے۔"

ابولہب حضورؐ کا چچا تھا لیکن جب سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ دین شروع کی وہ اور اس کی بیوی ام جمیل دونوں آپؐ کے دشمن ہو گئے۔ ابولہب نے یہ کہنا شروع کیا" لوگو (معاذ اللہ) یہ دیوانہ ہے، اس کی باتوں پر کان نہ دھرو" اس کی بیوی حضورؐ کے راستے میں کانٹے بچھاتی تھی۔ کئی مرتبہ آپؐ کے تلوے لہولہان ہو گئے، مگر آپ نے نہایت صبر و استقلال کے ساتھ اس تکلیف کو برداشت کیا۔ کبھی بددعا کے لئے ہاتھ نہ اٹھائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی گستاخی پر ان کی مذمت میں سورۂ لہب نازل کی۔

دشمنانِ حق نے جب دیکھا کہ ان کی تمام تدبیروں کے باوجود حق کا نور چاروں طرف پھیلتا جا رہا ہے تو انہوں نے نبوت کے ساتویں برس محرم الحرام میں خاندانِ بنو ہاشم سے قطع تعلق کر لیا، جس کی رو سے تمام قبائل عرب کو اس بات کا پابند کیا گیا، کہ وہ بنو ہاشم سے ہر طرح کا لین دین اور ابولہب کے سوا پورا خاندان بنو ہاشم تین سال تک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شعب ابی طالب میں محصور رہا۔ دوران انہوں نے اتنی تکلیفیں اٹھائیں جن کے تصور سے ڈر لگتا ہے، مگر اس موقع پر رحمۃ للعالمینؐ نے نہایت صبر و ضبط اور بڑی پامردی و استقامت سے ان حالات کا مقابلہ کیا۔ اس طرح آپؐ اور آپؐ کے جاں نثار صحابہ کرام بھی رضائے الٰہی کی خاطر مصروفِ جہاد رہے اور اس راہ میں پیش آنے والی تمام تکلیفوں کو بے مثال صبر و استقامت سے برداشت کرتے رہے۔

دھنوٹ ختم نبوت یوتھ فورس کا قیام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دھنوٹ تحصیل لودھراں کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت قاضی عبدالمالک صاحب فاروقی منعقد ہوا حضرت مولانا غلام علی صاحب مہمان خصوصی تھے جنہوں نے ممبران سے حلف وفاداری لیا حسب ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔ سرپرست میاں غلام مجتبےٰ، صدر حکیم غلام قادر، نائب صدر خان غلام محی الدین جنرل سیکرٹری حاجی بشیر احمد، خازن قاضی محمد الیاس، سیکرٹری نشر و اشاعت عبدالقیوم قریشی جائنٹ سیکرٹری جناب ارشاد احمد

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

نعت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

سید انور ظہوری

یہ عشق بھی ثابت ہے مری فردِ عمل سے
میں اب سے نہیں، وردِ محمدؐ ہوں ازل سے

سرکارؐ کی تعلیم کا بس ایک تقاضہ
ایمان کی تصدیق ہو، اوصاف و عمل سے

مقسوم ہیں دربارِ محمدؐ کے خزائن!
وابستہ امیدیں نہ ہوئیں، اہلِ دُوَل سے

قرآن ہے شاہد کہ صداقت نہ مٹے گی
مایوس نہ ہو کشمکشِ وقت کے حل سے

آقا کے فرامیں میں ترمیم کی جرأت؟
اعراب ہوں محفوظ، جہاں رد و بدل سے

تاریخ کی ہر سطر یہ دیتی ہے گواہی!
کیا خوف، غلامانِ محمدؐ کو اجل سے

ایمان سے منسوب شہادت کا تقدس
کفار، جگر چاک، اسالیبِ جدل سے

ہر سمت یہ خود ساختہ پتھر کے صنم کیوں
ممکن ہے خدائی بھی کہیں، لات و ہبل سے

کعبے کے مجاہد ہیں، مدینے کے سپاہی
میدان میں ہم آنکھ ملاتے ہیں اجل سے

رحمت کی جواں دھوپ کبھی سایہ فگن ہو!
چھتنار کئی پھیل گئے، تخمِ امل سے

کرتا ہوں تقاضہ کہ دکھا عہدِ محمدؐ!
جاتی ہوئی ساعت سے، گزرتے ہوئے پل سے

ہو لطف دوبالا مرے اخلاصِ وفا کا!
احباب کو لے جاؤں، مدینے میں ہوں جلسے

آنسو جو ارادت کے سبب آنکھ سے ٹپکا
تسکین ملی آج زیادہ مجھے کل سے

یہ معجزہ جاری ہے، بہ تائیدِ زماں، دیکھ
تکبیر و اذاں دب نہ سکی بانگِ دہل سے

انوارِ معانی میں ہوئی روح بھی شامل
اونچا ہے، مری نعت کا معیار غزل سے

صحابیاتؓ

حضرت اُمِّ حرام بنتِ ملحان رضی اللہ عنہا

طالب ہاشمی

حجۃ الوداع (۱۰ھ) کے چند دن بعد کا ذکر ہے، کہ ایک روز رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے قباء تشریف لے گئے اور اپنی ایک قرابت دار خاتون کے ہاں قیام فرمایا جو آپ کی دل و جان سے عقیدت مند تھیں۔ انہوں نے حضورؐ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپؐ کھانا کھا کر لیٹ گئے۔ تو وہ خاتون آپ کے سرِ اقدس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگیں۔ کہ کوئی جوں ہو تو اسے نکال دیں۔ جلد ہی حضورؐ کو نیند آ گئی، لیکن تھوڑی دیر بعد آپؐ بیدار ہو گئے۔ اس وقت آپ کے لب ہائے مبارک پر تبسم تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔

"میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ سمندر میں جہاد فی سبیل اللہ کے لئے آمادہ سفر ہیں۔"

وہ خاتون عرض پیرا ہوئیں۔

"یا رسول اللہؐ! میرے ماں باپ آپ پر قربان دعا فرمایئے۔ کہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہو۔"

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور پھر سو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ اور وہی خواب بیان فرمایا۔ میزبان خاتون نے اب کی بار بھی سابقہ دعا کے لئے عرض کی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ "تم بھی اسی جماعت کے ساتھ ہو۔"

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن کر خاتون کو اس قدر مسرت ہوئی کہ ان کی زبان پر بے اختیار تکبیر و تہلیل جاری ہو گئی۔ یہ خاتون جن کو فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ اور جنہیں لسانِ رسالتؐ نے مجاہدین فی سبیل اللہ میں شامل ہونے کی بشارت دی۔ حضرت اُمِّ حرام رضی اللہ عنہا بنت ملحان انصاریہ تھیں۔

حضرت اُمِّ حرامؓ بنتِ ملحان کا شمار نہایت جلیل القدر صحابیاتؓ میں ہوتا ہے۔ ان کا تعلق خزرج کے خاندان بنو نجّار سے تھا۔ نسب نامہ یہ ہے۔

اُمِّ حرامؓ بنتِ ملحان بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجّار۔

اربابِ سِیَر نے حضرت اُمِّ حرامؓ کے نام کی تصریح نہیں کی۔ اس لئے وہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں۔

حضرت اُمِّ حرامؓ کی والدہ کا نام ملیکہ بنت مالک تھا۔ وہ بھی بنو نجّار سے تھیں۔ آبائی سلسلہ سے حضرت اُمِّ حرامؓ سلمیٰ بنت زید یا بروایتِ دیگر سلمیٰ بنت عمرو بن زید، نجّاری کی پوتی تھیں۔ جو حضورؐ کے دادا حضرت عبدالمطلب کی والدہ تھیں۔ اس نسبت سے حضرت اُمِّ حرامؓ کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ کہا جاتا تھا۔ خادمِ رسولؐ حضرت انسؓ بن مالک کی والدہ حضرت اُمِّ سلیمؓ ان کی حقیقی بہن تھیں۔ اور شہیدِ بئرِ معونہ حضرت حرامؓ بن ملحان حقیقی بھائی۔

بنو نجّار کو دعوتِ حق قبول کرنے میں سبقت کی بنا پر انصار میں خاص امتیاز حاصل تھا۔ حضرت اُمِّ حرامؓ بھی اپنی بہن اور بھائی کے ساتھ مدینہ منورہ میں اوائل اسلام میں مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ ان کی پہلی شادی عمروؓ بن قیس (بن زید سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجّار) سے ہوئی تھی۔ وہ بھی اوائل اسلام میں شرفِ اسلام سے بہرہ ور ہوئے۔ اور ساتھ ہی ان کے نوجوان فرزند قیسؓ بن عمروؓ بھی اس نعمتِ عظمیٰ سے بہرہ یاب ہوئے گویا اسلام کے نور نے سارے گھرانے کو منور کر دیا۔ اور اس کی سب خواتین و مرد شمعِ رسالتؐ کے پروانے بن گئے۔

ہجرتِ نبویؐ کے بعد غزوات کا سلسلہ شروع ہوا۔ تو علامہ واقدی، ابو معشر محمد بن عمر اور عبداللہ بن محمد بن عمارہ انصاری کی روایت کے مطابق حضرت اُمِّ حرامؓ کے شوہر حضرت عمروؓ بن قیس اور فرزند حضرت قیسؓ بن عمروؓ کو ان تین سو تیرہ سرفروشوں میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ جنہوں نے حق و باطل کے معرکۂ اوّل غزوۂ بدر میں والہانہ شوق و ذوق سے خواجۂ کونینؐ کی ہمرکابی کا حق ادا کیا۔

۳ھ میں غزوۂ اُحد برپا ہوا۔ تو پھر دونوں باپ بیٹے جانیں ہتھیلی پر رکھ کر میدان جہاد میں پہنچے۔ اور مردانہ وار دادِ شجاعت دیتے ہوئے خلعتِ شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ شوہر اور محبوب فرزند کی جدائی حضرت اُمِّ حرامؓ کے لئے صدمۂ جانکاہ کی حیثیت رکھتی تھی۔ لیکن انہوں نے اس بڑے صبر و شکر سے برداشت کیا۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد ان کا نکاحِ ثانی جلیل القدر صحابی حضرت عبادہؓ بن صامت سے ہو گیا۔ علامہ ابن سعدؒ نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ وہ پہلے حضرت عبادہؓ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ اور بعد میں حضرت عمروؓ بن قیس کی زوجیت میں آئیں لیکن دوسری مستند روایات کی روشنی میں ان کا یہ قیاس غلط ہے۔

حضرت عبادہؓ بن صامت کا مکان مدینہ منورہ سے باہر (غربی پتھریلے علاقہ کے کنارے) قباء سے متصل واقع تھا۔ حضرت اُمِّ حرامؓ نکاحِ ثانی کے بعد اسی مکان میں آ گئیں۔

۴ھ میں حضرت اُمِّ حرامؓ کو ایک اور صدمۂ عظیم سے دوچار ہونا پڑا۔ ان کے محبوب بھائی حرامؓ بن ملحان واقعہ بئرِ معونہ میں مظلومانہ شہید ہو گئے۔ حضرت

امِ حرامؓ فرطِ غم سے نڈھال ہوگئیں، لیکن رضائے الٰہی کے سامنے سرِ تسلیم خم کردیا، اور خود بھی راہِ حق میں جان کی قربانی دینے کے لئے بے تاب رہنے لگیں۔ سرورِ عالمؐ نے بھی حضرت حرامؓ کی مظلومانہ شہادت کو بہت محسوس کیا۔ صحیح مسلم میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہراتؓ کے علاوہ اور کسی خاتون کے گھر تشریف نہیں لے جاتے تھے لیکن امِ سلیمؓ مستثنیٰ تھیں، لوگوں نے دریافت فرمایا، مجھے ان پر رحم آتا ہے، ان کے بھائیؓ نے میرے ساتھ رہ کر شہادت پائی ہے۔

اس روایت میں صرف حضرت امِ سلیمؓ کا نام لیا گیا ہے لیکن سیرت کی دوسری کتابوں میں کچھ ایسی روایات بھی ملتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امِ سلیمؓ کے علاوہ بعض دوسری صحابیات مثلاً حضرت امِ حرامؓ، حضرت امِ الفضلؓ، حضرت شفاءؓ بنت عبداللہ، حضرت اسماءؓ بنتِ عمیس اور حضرت اسماءؓ بنتِ ابی بکرؓ کے ہاں بھی کبھی کبھی تشریف لے جاتے تھے۔

علامہ ابنِ سعدؒ، حافظ ابنِ حجرؒ، علامہ ابنِ اثیرؒ اور زرقانیؒ نے خصوصیت سے لکھا ہے کہ رسولِ اکرمؐ حضرت امِ حرامؓ کی بہت عزت کرتے تھے، ان کو دیکھنے تشریف لے جاتے تھے، اور ان کے گھر آرام فرماتے تھے۔ یہ بات اس لئے بھی صحیح معلوم ہوتی ہے کہ حضرت امِ حرامؓ بھی حضرت حرامؓ بن ملحان کی حقیقی بہن تھیں، یعنی جو تعلق حضرت امِ سلیمؓ کا حضرت حرامؓ سے تھا، وہی حضرت امِ حرامؓ کا تھا، اور ان کے پہلے شوہر اور نوجوان فرزند بھی راہِ حق میں شہید ہوچکے تھے، اس لئے رحمتِ عالمؐ ان کو بھی یقیناً رحم کا مستحق سمجھتے ہوں گے۔ مستند روایات کے مطابق حضورؐ نے غزوۂ بحر کا خواب اس وقت دیکھا، جب آپ حضرت امِ حرامؓ کے گھر میں استراحت فرما تھے۔

اس خواب کی تعبیر حضرت عثمان ذوالنورینؓ کے عہدِ خلافت میں یوں پوری ہوئی کہ سنہ ۲۸ھ میں حاکمِ شام حضرت امیر معاویہؓ نے امیر المومنینؓ کی اجازت سے جزیرۂ قبرص (CYBRUS) کی تسخیر کے لئے ایک بحری بیڑہ روانہ کیا۔ اسلامی لشکر میں بڑے بڑے جلیل القدر صحابہؓ شامل تھے، جن میں ایک حضرت عبادہؓ بن صامت تھے، حضرت امِ حرامؓ کو راہِ حق میں جہاد کرنے اور رتبۂ شہادت پر فائز ہونے کی بے حد تمنا تھی، وہ بھی اپنے شوہر کے ہمراہ اس لشکر میں شامل ہوکر قبرص گئیں، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی، اور قبرص پر پرچمِ اسلام بلند ہوگیا، جب مجاہدین اس مہم کی تکمیل کے بعد واپس ہونے لگے تو حضرت امِ حرامؓ بھی سواری پر بیٹھنے لگیں، جانور منہ زور تھا، اس نے زمین پر گرا دیا، حضرت امِ حرامؓ سخت زخمی ہوئیں، اور اسی صدمہ سے وفات پائی، امام بخاریؒ اور ابنِ اثیرؒ کا بیان ہے کہ سرزمینِ قبرص ہی کو ان کا مدفن بننے کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت امِ حرامؓ کی اولاد میں تین لڑکوں کے نام ملتے ہیں، حضرت عمروؓ بن قیس انصاری سے قیسؓ اور عبداللہؓ اور حضرت عبادہؓ بن صامت سے محمدؒ۔ قیسؓ کا شمار بدری صحابہ میں ہوتا ہے، انہوں نے غزوۂ احد میں شہادت پائی۔

حضرت امِ حرامؓ سے چند احادیث بھی مروی ہیں ان کے راویوں میں حضرت انسؓ بن مالک اور عبادہؓ بن صامت جیسے اجل صحابہؓ اور عطاءؒ بن یسار اور یعلیٰؒ بن شدادؒ بن اوس جیسے اکابر تابعین شامل ہیں۔

نبی کریم کی توہین کیسے برداشت کریں

طارق سعید گل، سرگودھا

حرم کعبہ میں ہمارے نبی تشریف فرما تھے اچانک ابوجہل کا ادھر سے گذر ہوا دیکھا کہ نبیؐ اکیلے بیٹھے ہوئے ہیں، ادھر اُدھر دیکھا ایک پتھر نظر آیا، پتھر کو اٹھایا اور آپ کی پیشانی پر دے مارا، پیشانی مُبارک سے خون جاری ہوگیا، آپ اسی حالت میں گھر تشریف لے گئے، شام کو آپ کے چچا شکار کھیل کر واپس آئے بھتیجے کا یہ حال دیکھا تو آنکھوں میں خون اتر آیا۔ کمان ہاتھ میں تھی، حرم کعبہ پہنچے دیکھا کہ ابوجہل بیٹھا ہوا ہے، جاتے ہی کمان اس زور سے سر پر ماری کہ سر پھٹ گیا۔ یہ تھے آپ کے چچا حضرت حمزہ جو اس وقت ایمان نہیں لائے تھے۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ایک کافر ہونے کے ناطے رسولؐ کی توہین برداشت نہیں کی گئی تو ہم مسلمان ہونے کے ناطے رسولؐ کی توہین کیسے برداشت کرسکتے ہیں، کوئی بے غیرت مسلمان ہی ہوگا جو اپنے رسولؐ کی توہین برداشت کرے اور اس وقت تو ایک پتھر مارنے کی توہین تھی جس کا بدلہ بھی لے لیا گیا اور پورا انصاف ہوا لیکن آج نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ قادیانی مسلسل ہمارے نبیؐ کی توہین کررہے ہیں اور ہم مسلسل نظرانداز کررہے ہیں، کسی طرف انصاف کی امید نظر نہیں آتی، اگر ختم نبوت کے مجاہد آواز اٹھاتے ہیں اور اپنے جائز مطالبات تسلیم کرنے کی اپیل کرتے ہیں تو بجائے ان کی مدد کرنے کے انہیں دبانے کی کوشش کی جاتی ہے جبکہ مذہب اسلام میں گستاخ رسولؐ کی سزا قتل ہے لیکن یہ بات موجودہ دور میں بالکل نظر نہیں آتی، اور نظر بھی کیسے آئے یہاں تو ہر شخص کو اپنی جان اور دنیاداری عزیز نظر آتی ہے۔ کوئی شخص اگر گستاخ رسولؐ کے خلاف ختم نبوت کا ساتھ دینا بھی چاہے تو وہ ساتھ نہیں دے سکا کیونکہ انہیں معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا انجام یا تو مولانا اسلم قریشی کی طرح اغوا ہونے والا ہوگا یا پھر مولانا حق نواز جھنگوی کی طرح حکومت کا قیدخانہ، دوسرے دنیا کی مختصر زندگی کو آخرت کی ابدی زندگی پر ترجیح دی جاتی ہے، ایک

باقی صفحہ ۳۰ پر

بے پردگی اور بے حجابی

محمد اقبال، حیدرآباد

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے سوال کیا: عورتوں کے لئے کیا چیز بہتر ہے؟ یعنی عورتوں کی دینی اور دنیاوی بھلائی کس چیز میں ہے؟ حضرت انسؓ فرماتے ہیں ہم سب خاموش رہے اور آپ کے سوال کا جواب کسی کی سمجھ میں نہ آیا۔ حاضرین میں حضرت علیؓ بھی تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ حاضرین میں سے کوئی اس نہایت اہم اور ضروری سوال کا جواب نہیں دے سکا تو وہاں سے اٹھے اور گھر چل دیئے۔ گھر پہنچ کر حضرت فاطمۃ البتولؓ سے سارا ماجرہ کہہ دیا اور جو سوال آنحضرتؐ نے ان سب سے پوچھا تھا اور جس کا کوئی جواب کسی کی سمجھ میں نہ آیا تھا وہ سوال ان ہی الفاظ میں حضرت فاطمہؓ کے سامنے پیش کر دیا۔ یہاں جواب ملنے میں کوئی تامل نہ تھا، کوئی تاخیر نہ تھی، اور نہ زحمت انتظار اٹھانی پڑی۔ ادھر حضرت علیؓ نے سوال ختم کیا ادھر جگر گوشۂ رسول حضرت فاطمہ بتولؓ کی زبان مبارک پر قلب ونگاہ کی طہارت و پاکیزگی کا آئینہ دار اور شرم وحیا میں ڈوبا ہوا جواب بدیہی طور پر جاری ہو گیا ——— "وہ (غیر محرم) مردوں کو نہ دیکھیں اور وہ (غیر محرم) مردان کو نہ دیکھ پائیں" حضرت علیؓ نے یہ جواب سن کر فوراً واپس حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ کے سوال کا جواب عرض کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھ لیا کہ وہ یہ جواب کسی سے پوچھ کر آئے ہیں، اگر انہیں معلوم ہوتا تو پہلے ہی بتا دیتے۔ اس لئے آپؐ نے ان سے فرمایا: تمہیں یہ جواب کس نے بتایا ہے؟ عرض کیا "فاطمہؓ" نے۔ اس پر آپؐ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کیوں نہ ہو، "فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔"

حضرت فاطمۃ الزہراؓ جنھوں نے آغوش نبوت میں آنکھیں کھولیں اور جو نبوی تعلیم وتربیت کے سایہ میں پروان چڑھیں اور جنھوں نے اپنے والد گرامی کی ہر ادا کو اپنایا۔ عورت کے حق میں انہوں نے جو فیصلہ دیا ہے اور زبان نبوت نے جس کی تحسین وتصدیق فرمائی حقیقت میں وہ قرآنی ہدایات ہی کا خلاصہ اور لب لباب ہے اور اسی پر عمل کر کے ایک مسلمان عورت دنیا میں شریفانہ زندگی بسر کر سکتی ہے ——— ہر مسلمان عورت کو چاہیئے کہ وہ حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے نقش قدم پر چلے اور ان کے ارشاد گرامی کو اپنی زندگی میں مشعل راہ بنائے۔

موجودہ بے پردگی کا جو سیلاب ہے، اس کی ابتداء مسلمان عورتوں میں صرف چہرے سے ہوئی تھی لیکن اب تو یہ عالم ہے کہ آدھی کمر اور پورا سینہ اور بغل تک پوری بانہیں اور سر کھولے ہوئے بازاروں میں بے مہابا گھومتی ہیں۔ بازاروں میں جائیں تو وہاں صنف نازک کے عریاں چہروں اور نیم عریاں جسموں کا ایک سیلاب نظر آئے گا۔ دفتروں کا رخ کریں تو اپنا کام بھول جائیں گے اور دل نگاہ کی ڈوری کے ذریعے کسی عریاں اور میک اپ سے آلودہ چہرے سے آویزاں ہو چکا ہوگا۔ سڑکوں پر فیشن ایبل بے پردہ نوجوان لڑکیوں کے غول دعوت نظارہ دے رہے ہوتے ہیں۔

جدید تہذیب اور یورپی تہذیب نے بے شرمی کے رنگ میں ایسا رنگ دیا ہے کہ نوجوان لڑکیاں بات پینٹ یا نیکر یا ذرا سا جانگیہ پہن کر باہر نکل جاتی ہیں — رانیں، پنڈلیاں، سر اور کمر وغیرہ سب نظر آتے ہیں۔ جانگیہ پہن کر اوپر ذرا سی کرتی پہن لیتی ہیں، جسے فراک کہتے ہیں، اس میں ذرا سی آستین ہوتی ہے یا بالکل نہیں ہوتی۔ یہی ساڑھی کے اوپر کرتی کا حال ہوتا ہے اور گلا اتنا چوڑا چکلا ہوتا ہے کہ نصف کمر اور سینہ تک نظر آتا ہے آج عورت نے قمیص کے پورے بازو کاٹ دئے اور دوپٹے اڑا دیئے، اتار دیئے، کرتوں کو غلط رنگ دے دیا اور اپنے لباس کو ایسا بنایا کہ وہ لباس نہیں ہے بلکہ بے حیائی کا مظہر ہے۔ شادی کے موقع پر عورتیں خوب بناؤ سنگھار کرتی ہیں لیکن پردے کا خیال نہیں کرتیں گویا ان کے نزدیک شریعت کا کوئی قانون خوشی کے وقت لاگو نہیں ہوتا۔

آرٹ اور ثقافت کے نام پر ہر طرح کی بے شرمی اور بے غیرتی کو گوارا کر لیا جاتا ہے، مغرب کی کورانہ تقلید اور نت نئے فیشنوں کے جنون نے مسلمان عورتوں کو بے پردہ بنا دیا ہے۔ ایک عورت کی سب سے قیمتی متاع شرم وحیا کو عریاں فلمیں، فحش لٹریچر اور عریاں اشتہارات رات دن لوٹنے میں مصروف ہیں۔

وہ عورت جسے چشم فلک بھی کم ہی دیکھتی تھی اب ہر آنکھ کو دعوت نظارہ دے رہی ہے۔ عورت کی فطرت میں خود نمائی کا عنصر کوٹ کوٹ کر بھرا ہے۔ لڑکیاں لاکھ انکار کریں لیکن وہ اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتیں کہ جب وہ چست لباس کی بندشوں میں جکڑے ہوئے بیتاب جسم اور میک اپ سے آراستہ چہرے لے کر باہر نکلتی ہیں تو جذبۂ خود نمائی اپنے عروج پر ہوتا ہے۔ عورت چاہے بدشکل ہی کیوں نہ ہو اسی جذبہ کے تحت شعوری یا لاشعوری طور پر جنس مخالف کا التفات خواہ وہ صرف نظری ہی ہو چاہتی ہے۔ عورت

جب اپنی نمائش اس اہتمام سے کرتی ہے کہ برائے نام کپڑوں سے اس کے جسم کا انگ انگ چھلکتا ہوا جام بن کر دعوت دیتا ہے تو مرد سر پھرے ہیں کہ جو اس مفت کی شراب کو منہ نہ لگائیں۔ وہ کیوں نہ نظروں کی سیر کریں، وہ کیوں نہ پیچھا کریں، کیوں نہ آوازیں کسیں۔ اس کے باوجود بھی لڑکیاں اپنے آپ کو دعوتی اشتہار بنائے رکھتی ہیں مردوں کو بے قصور نہیں کہتا۔ اخلاق کی دھجیاں جس طرح آج کل مرد اڑا رہا ہے وہ ڈھکی چھپی بات نہیں (علامہ ابن عساکر نے حضرت علیؓ کی روایت سے یہ حدیث نقل کی ہے۔ "خواتین کی وہی عزت کرتا ہے جو شریف النفس ہوتا ہے، ان کی وہی توہین کرتا ہے جو کمینہ ہوتا ہے") لیکن دعوتی اشتہار بن کر مرد کو مبتلائے جرم کرنے والی خود عورت ہے۔ بناؤ سنگھار عورت کی فطری مانگ ہے، لیکن موجودہ بناؤ سنگھار و لباس اس کی رسوائی کا باعث بنتا جا رہا ہے۔ یہ مرد کو اپنی جانب مائل کرنے کی ترغیب ہے، اس کے جذبات میں ہلچل مچانے کا سستا ہتھیار ہے۔ یہ لباس نہیں بے لباسی ہے۔ عورتیں چراغ خانہ بننے کے بجائے شمع محفل بن رہی ہیں ؎

نہیں شانِ خودداری چمن سے توڑ کر تجھ کو
کوئی دستار میں رکھ لے کوئی زیب گلو کر لے
اسی میں دیکھ مضمر ہے کمالِ زندگی تیرا
جو تجھ کو زینتِ دامن کوئی آئینہ رو کر لے

گھر کا سربراہ بے پردگی کو روکنے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ کہا جاتا ہے کہ مذہبی لوگ، مولوی لوگ ترقی کے دشمن ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ ترقی کس چیز کا نام ہے؟ اگر آوارگی، بے حیائی، بے شرمی اور بے پردگی کا نام ترقی ہے تو ایسی ترقی ان ہی لوگوں کو مبارک ہو جو اللہ کی کتاب سے، اللہ کے رسول سے، اللہ کی شریعت سے برگشتہ ہو کر عصت و وقت کے دشمنوں کی پیروی کو سعادت سمجھتے ہیں۔

ان دین کے باغیوں کا یہ حال ہے کہ یورپ، امریکہ کے ملحد اور نصرانی جو کچھ کہتے ہیں اور کرتے ہیں فوراً اس پر ایمان لے آتے ہیں۔ ان لوگوں کے نزدیک ترقی کا راز یہ ہے کہ مسلمان خوب سودی کاروبار کریں۔ نماز روزے کو بالائے طاق رکھیں، ننگے نہانے کے لئے کلبوں کے ممبر بنیں، رقص و سرود کی محفلیں منعقد کریں جس میں مرد، عورت مل کر ناچا کریں۔ بیاہ، شادی کے لئے مسلمان ہونے کی قید ہٹا دی جائے۔ جو عورت جو مرد جس سے چاہے شادی کر لے ؎

خدا کے فضل سے میاں بیوی دونوں مہذب ہیں
حیا ان کو نہیں آتی انہیں غصہ نہیں آتا

شیطان نے ایک نئی چال چلی ہے کہ ہر ایسے حکم کو جس کے ماننے سے نفس گریز کرتا ہے۔ مولوی کا تراشیدہ بتا دیتا ہے۔ یہ عجیب تماشا ہے کہ جس مسئلہ پر عمل نہ کرنا ہو اس سے بچنے کے لئے "ایجاد مولوی" کا بہانہ پیش کر دیتے ہیں۔

قیامت میں جب پیشی ہوگی تو کیا ایسی کج روی اور حیلہ سازی جان بچا سکے گی؟ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کہ عورت چھپا کر رکھنے کی چیز ہے اور بلاشبہ جب وہ اپنے گھر سے نکلتی ہے تو اسے شیطان تکنے لگتا ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ عورت اس وقت سب سے زیادہ اللہ سے قریب ہوتی ہے جبکہ اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے (الطبرانی فی الاوسط)

عورتوں کا باہر نکلنا شیطان کو بہت مرغوب ہے اور جو لوگ عورتوں کو پردہ شکن بنانا چاہتے ہیں، ان کو بازاروں، پارکوں اور میلوں میں بے پردہ پھرانے کے حامی ہیں وہ شیطان کے مشن کو پورا کر رہے ہیں۔ اگر اسلام پر چلنا ہے اور مسلمان ہو کر رہنا ہے تو اسلام کے اصول کو ماننا ہوگا۔

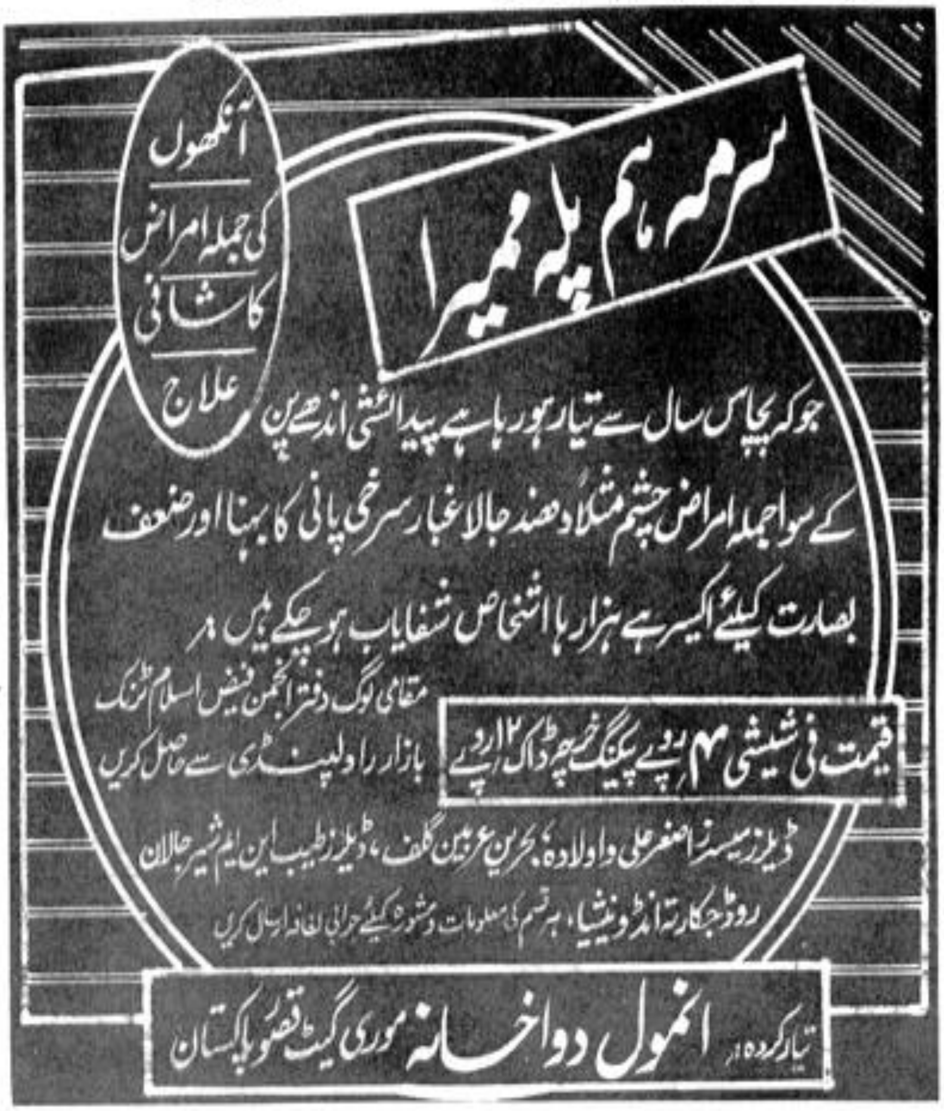

مکالمہ

قادیانی اخلاق اور کردار ، ظاہر و باطن کا معنی اور مفہوم

آج سے کافی عرصہ پہلے کا واقعہ ہے ، سرگودھا سے ایک پسنجر ٹرین دن کے ۹ بجے سے ۱۰ بجے کے درمیان چلا کرتی تھی ۔ میں چک نمبر ۹۹ شمالی جارہا تھا جو سرگودھا سے اگلے اسٹیشن جھرنا کے نزدیک واقع ہے ۔ ٹرین تقریباً خالی تھی میں ایک ڈبے میں چار والی سیٹ پر کھڑکی کے ساتھ بیٹھ گیا ، ایک نوجوان جس کی ٹھوڑی پر آم جوڑی مختصر سی داڑھی ، سر پہ کالی ٹوپی ، پاؤں میں تسمے والے بوٹ ، شلوار قمیص میں ملبوس آیا ، اور کھڑکی کے ساتھ سامنے والی سیٹ پر بیٹھ گیا ۔ میں اس کی مخصوص ہیئت کذائی کو دیکھ کر تاڑ گیا کہ یہ کون ہے ۔ اس نے پوچھا ، آپ کا تعارف ۔ میں نے مختصراً اپنا تعارف کرایا اور بتایا کہ میں تو ایک ادنیٰ سے طالب علم ہوں ، پھر میں نے اس سے پوچھا آپ بھی اپنا تعارف کیجئے ، وہ بولا ! مجھے مبارک احمد کہتے ہیں ، میں ربوہ رہتا ہوں ، تعارف کے بعد میری خواہش تھی کہ کسی طرح گفتگو کا سلسلہ چل نکلے ۔ خواہش اس کی بھی یہی معلوم ہوتی تھی ، لیکن پہل کرے تو کون کرے ۔ آخر میں نے اس سے سوال کیا کہ مبارک صاحب ! ربوہ کے بارے میں عجیب و غریب کہانیاں سننے میں آتی ہیں ۔ کہتے ہیں وہاں بہشتی مقبرہ ہے ۔ جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جو اس میں دفن ہو جائے وہ جنتی ہے کیا یہ صحیح ہے ؟

مُبارک بہشتی مقبرہ موجود ہے ۔ جو " اہل بیت " یعنی خاندان مرزا کے لئے مخصوص ہے ، اس میں دفن کے لئے ایک بڑی شرط تھی کہ وہ شخص اپنے مال یا جائیداد کا دسواں حصہ ادا کرے ایسا کرنے پر اس شخص کو خاندانِ اہل بیت کی معیت و رفاقت نصیب ہو جاتی ہے

ندیم کیا خاندان مرزا کے تمام افراد پر اس شرط کا اطلاق ہوتا ہے ۔

مُبارک پورا خاندان دور و نزدیک والے سب اس سے مستثنیٰ ہیں ۔

ندیم بہت خوب ! مبارک صاحب ، یہ تو مردہ ٹیکس ہے ۔ دیکھئے ! مدینہ منورہ تمام مسلمانوں کا مرکز ہے جہاں جنت البقیع ہے ۔ میں نے بزرگوں سے سنا ہے کہ وہاں غیر جنتی رہ نہیں سکتا ، اس پاک خطہ سے مسلمانوں کو اتنی محبت ہے کہ اگر کسی مسلمان کو وہاں دو گز کا ٹکڑا لاکھوں روپے دے کر بھی ملے تو وہ لاکھوں روپے دینے سے بھی دریغ نہیں کرے گا ، لیکن اس جنت البقیع کے لئے کوئی ایسا قانون موجود نہیں وہاں قسمت والے مسلمان بغیر کسی پیسے کے دفن ہو جاتے ہیں ، یہ آپ لوگوں نے کیا دھندہ شروع کیا ہے ، مرزا کا خاندان تو بڑا پرانی ڈیر معلوم ہوتا ہے ؟

مُبارک مجھے اس سے زیادہ معلومات نہیں ۔

ندیم آپ کو معلومات کرنی چاہئیں ، مجھے افسوس ہے کہ آپ لوگ آنکھیں بند کر کے قادیانیت کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں ،

مُبارک یہ بات نہیں میں طالب علم ہوں ، ضروری نہیں کہ جس بات کا میں جواب نہ دے سکوں تو اس سے احمدیت ہی غلط ہو گئی ، احمدیت ایک مذہب اور عالمگیر حقیقت ہے ،

ندیم آپ نوجوان ہیں بچے نہیں کہ یہ باتیں آپ کی سمجھ میں نہ آتی ہوں ، آپ ایک بہشتی مقبرہ کے بارے میں جواب نہیں دے سکتے اور کونسی خوبیاں آپ لوگوں میں ہیں جو قابل ذکر ہوں !

مُبارک بھائی جی ہمیں سب سے پہلی تعلیم ہی یہ دی جاتی ہے کہ "گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو" ، ہر احمدی اس پر عمل پیرا ہے ، آپ لوگ ہمیں گالیاں دیتے ہیں کوئی احمدی گالیاں نہیں دیگا ، احمدی لڑتے جھگڑتے نہیں ، یہ بات غیر احمدیوں میں کہاں ؟ آپ جو باتیں کر رہے ہیں اگر میں ایسی کرتا تو آپ برداشت نہ کرتے ۔

ندیم مُبارک صاحب ! آپ (قادیانی) جتنی بھی اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں تو اس کی پہلی وجہ آپ کا اقلیت میں ہونا ہے ۔ کیوں کہ مسلمان اکثریت میں ہیں اگر آپ لوگ چپ سادھ لیتے ہیں تو اس لئے کہ مسلمان اکٹھے ہو جائیں گے اور آپ لوگوں کا گھروں سے نکلنا دوبھر ہو جائے گا ، اخلاق کا مظاہرہ محض اکثریت کے ڈر اور خوف کی وجہ سے ہے ، دوسرے آپ کا اخلاق حقیقی نہیں مصنوعی ہے اس طرح آپ لوگ دھوکہ دیتے ہیں ، اگرچہ یہ مثال نامناسب سی ہے لیکن سمجھانے کے لئے کہے دیتا ہوں : آپ کی مثال تو ایسی ہے کہ گھر کے اندر کوئی بکری کا بچہ کھل جائے اور مالک اس کو پکڑنے کے لئے دوڑے تو وہ دوڑتا بھاگتا ہے ۔ اب وہ اس کے سامنے جھولی پھیلا لیتا ہے اور زبان سے "پچ پچ" کرتا ہے بکری کا بھولا بھالا بچہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ جھولی میں میرے لئے دانہ دُنکا لئے کھڑا ہے ، لالچ میں آکر جوں ہی اس کے قریب آیا پکڑ لیا اور زنجیر اس کی گردن میں ڈال کر باندھ دیا ۔ آپ لوگ سادہ لوح مسلمانوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کر کے ان کی گردن میں ارتداد و زندیقیت کا طوق ڈالتے ہیں ۔ یہ بھی یاد رکھیں جتنی بھی اقلیتیں یہاں آباد ہیں وہ سب اسی اخلاق کا مظاہرہ کرتی ہیں ، کیا عیسائیوں کا اخلاق نہیں ؟

آپ ان سے گفتگو کیجئے تو وہ گالی گلوچ کرتے نظر آئیں گے۔

مُبارک: نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے ہم جس اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں وہ حضرت مسیح موعود کی تعلیمات کا نتیجہ ہے۔ ہمیں تو حضرت صاحب کا یہی حکم ہے:۔

ندیم: چلئے! ہم مرزا جی کو پیمانہ یا آئینہ بنا لیتے ہیں:۔

مُبارک: آپ پر (یعنی مرزا پر) مخالفین نے بڑے بڑے بہتان تراشے اور جھوٹے الزامات لگائے، لیکن انہوں نے کبھی گالیاں نہیں دیں آج احمدیوں کے ساتھ جو ہو رہا ہے لیکن مجال ہے کوئی احمدی گالی دے

ندیم: گالیاں تو ایسی دیں کہ شرافت سر پیٹ کے رہ گئی مسلمانوں کو کتے اور خنزیر تک تو کہا گیا کیا یہ دعائیں تھیں؟ مرزا اخلاق اور کردار تو آپ مجھے یہ بتائیں وہ محمدی بیگم کون تھیں؟

مُبارک: مجھے اس کے بارے میں کوئی علم نہیں کہ کون تھی؟

ندیم: آپ کو معلوم نہیں تو میں بتا دیتا ہوں۔ ایک صاحب احمد بیگ مرزا قادیانی کے رشتہ دار تھے۔ وہ ایک دن مرزا قادیانی کے پاس گئے اور کہا کہ آپ کے بڑے بڑے افسروں سے تعلقات ہیں۔ مہربانی کرکے میرا فلاں کام کرا دیجئے! مرزا نے کہا میں کام کرا دوں گا کل آئیں وہ بیچارہ اگلے دن گیا تو مرزا بولا احمد بیگ! تمہارا کام تو ہو جائیگا لیکن اپنی جوان سال لڑکی محمدی بیگم کا عقد میرے ساتھ کر دے۔ احمد بیگ غیرت مند تھا یہ سنتے ہی اٹھ کر چلا گیا۔ اس کے بعد مرزا نے الہامات داغنے شروع کر دئیے جس میں یہ الہام تھا کہ آسمان پر خدا نے اس کے ساتھ میرا نکاح کر دیا ہے اگر اس کا نکاح دوسری جگہ کیا تو سب مر جائیں گے کوئی نہیں بچے گا۔ یہ الہام تو غلط ہوا ہی تھا۔ اس کیا تھا مرزے کے اخلاق کا جنازہ بھی نکل گیا! کہ براہ راست اپنے لئے رشتہ مانگنے لگا۔ جو آج کل معیوب سمجھا جاتا ہے بتائیے! کیا یہ اخلاق ہے کیا یہی کردار ہے؟ ہم تو مرزے کے آئینے میں آپ لوگوں کا کردار دیکھیں گے:

مُبارک: میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ مجھے اس بارے میں معلومات نہیں،

ندیم: آپ کچھ جانتے بھی ہیں۔

مُبارک: ہمارا اور مسلمانوں کا اختلاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور وفات پر ہے

ندیم: حضرت عیسیٰ کی وفات کا مسئلہ تو گھڑا ہوا ہے۔ یہ اس لئے گھڑا گیا ہے کہ مرزا قادیانی کسی طرح مسیح بن جائے، ظاہر ہے کہ مسیح ایک ہی آیا ہے اور اسی کو مسیح کہا جا سکتا ہے۔ دوسرا لاکھ کوشش کرے مسیح نہیں بن سکتا،

مُبارک: کیا مسلمانوں کا عقیدہ نہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام آئیں گے؟

ندیم: کیا آپکے مرزا کا مقام حضورؐ سے بڑا ہے کہ ان پر تو حضرت عیسیٰ کی حقیقت منکشف نہ ہوئی۔ اور چودہ سو سال بعد مرزا جی پر یہ معنی منکشف ہو گئے؟ حضورؐ تو فرمائیں کہ نیوالا مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا، حج بھی کرے گا، نکاح بھی کرے گا، اولاد بھی ہوگی اور وفات کے بعد میرے روضے میں دفن ہوگا، کیا حضورؐ نے اصل حقیقت کو چھپایا تھا، (العیاذ باللہ)؟ یہ تو حضورؐ کی بہت بڑی توہین ہے۔ بلکہ شدید ترین گستاخی ہے کہ حضورؐ جو کچھ فرماتے تھے اس سے مراد کچھ اور ہوتی تھی۔ جس کا مرزا قادیانی کے دعوے تک کسی کو پتہ نہیں چل سکا۔

مُبارک: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مسئلہ پہلے ہی شبہ میں تھا جیسا کہ قرآن میں ہے۔ ولکن شبہ لھم اس لئے حضورؐ نے بھی شبہ میں رکھا۔

ندیم: اگر کوئی شخص قرآن پاک کی کسی آیت کی تفسیر اپنی رائے سے کرے اس کے متعلق کیا خیال ہے؟

مُبارک: ایسا شخص کافر ہو جاتا ہے

ندیم: پھر تو امت محمدیہ کے تمام مفسرین محدثین کافر ہو گئے کیونکہ انہوں نے اس کی تفسیر یہی لکھی کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم ہی نازل ہونگے اور کوئی نہیں آئیگا۔ مرزا قادیانی نے بھی ایک جگہ لکھا ہے کہ "ممکن ہے کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیث کے ظاہری الفاظ صادق آسکیں کیونکہ یہ عاجز دنیا کی بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا۔ معلوم ہوا حدیث کے ظاہری الفاظ اور ہیں اور آپ کے مرزا صاحب جو مفہوم بیان کرتے ہیں وہ کچھ اور ہے۔ فلہٰذا ظاہری الفاظ کے مطابق ہم یہ یقین کر کے گیا کہ ہم احادیث پر ایمان لائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو حضرت مریم کے بیٹے ہیں وہی نازل ہوں گے،

(اس اثناء میں گاڑی روانہ ہو گئی)

مُبارک: آپ مجھے پتہ دیں میں آپ کو خط بھی لکھوں گا۔ اور لٹریچر بھی بھیجوں گا

ندیم: ضرور میں نے اسے پتہ دیا۔ اس کا ایک خط آیا جس میں مذکورہ باتوں میں سے کسی بات کا ذکر نہیں تھا۔ جس کا میں نے فوری جواب دیا۔ لیکن مبارک صاحب نے آج تک اس کا جواب نہیں دیا

ایبٹ آباد میں بھی قادیانی شرارت

(ختم نبوت کراچی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مکانہ صاحب کا ایک اجلاس زیر صدارت حاجی عبدالحمید رحمانی سرپرست مجلس ہذا منعقد ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مجلس ہذا کے صدر محمد متین خالد نے ایبٹ آباد میں مرزائیوں کی طرف کی جانیوالی زیادتی کی سخت مذمت کی۔ انہوں نے ختم نبوت ایبٹ آباد کے راہنما قاری اکبر شاہ صاحب پر قادیانیوں کی طرف سے حملے کرنے کی بھی مذمت کی۔

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے محمد متین خالد نے مقامی انتظامیہ ایبٹ آباد، قادیانی گماشتوں اور قادیانی جماعت کو متنبہ کیا۔ کہ اگر کسی مجاہد ختم نبوت کو کوئی نقصان پہنچا تو

باقی صفحہ ۲ پر

مشہور قادیانی مُبلغ شمس جلال الدین کی عبرتناک موت کا علمی واقعہ

حکیم مہر محمد ربانی هیراں رحیم یارخان

یہ شخص ملت مرزائیہ کا ایک بالا ترین اور چوٹی کا مبلغ تھا اور تمام مرزائی مبلغوں میں مثل الشمس بین النجوم کا مقام رکھتا تھا۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے اس کو شمس المبلغین کا خطاب ملا ہوا تھا اور بلاد غربیہ، عربیہ میں بطور رئیس التبلیغ کے کافی مدت تک متعین رہا۔ اور وہاں کے تمام مشہور شہروں میں تحقی مراکز برائے ملت مرزائیہ قائم کئے ہیں اس شخص سے اس وقت متعارف ہوا جبکہ یہ شخص بہاولپور کے تاریخی مقدمہ تنسیخ نکاح از غلام عائشہ بنام عبدالرزاق مرزائی، متدائرہ عدالت سیشن جج میں بطور گواہ مدعا علیہ کے پیش عدالت ہوا۔ اور مرزائیت کو عین اسلام ثابت کرنے میں اپنا بیان پوری جرأت تندی اور بے باکی سے قلمبند کرایا لیکن ہمارے اہل علم و فضل گواہان مدعیہ نے اپنی جرح کے دوران میں اس کے مغرور و متکبر بیان کا سر اپنے دلائل قاطعہ اور براہین حقہ سے توڑ پھوڑ دیا۔ اور اس کی دھجیاں فضائے عدالت میں اڑا دیں۔ اور اس کی جرأت و بے باکی کو ذلت و رنجالت کا جامہ پہنا دیا یہی وجہ ہے کہ عدالت عالیہ نے مقدمہ کا فیصلہ بحق مدعیہ اور برخلاف مدعا علیہ صادر کر دیا۔ اور یہی فیصلہ دو صد صفحات پر مشتمل ہے اور کتابی صورت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر ملتان و کراچی سے دستیاب ہے

آمد برسر مطلب: میاں نے سال ۱۹۶۶ء میں مرزا قادیانی کی کتاب "ازالہ اوہام" مطبوعہ سال ۱۸۹۱ء برائے مطالعہ کسی شخص سے حاصل کی۔ اور اس کو از ابتداء تا انتہا بغور و فکر پڑھا اور دوران میں ایک انعامی چیلنج قیمتی ایک ہزار روپے درج تھا اور چیلنج کا مطالبہ یہ تھا کہ اگر دنیائے اسلام یا غیر اسلام کا کوئی اہل علم فاضل یہ بات ثابت کر دے کہ لفظ "توفی" کا فاعل خدا تعالیٰ اور مفعول ذی روح انسان ہو، اور معنی قبض جسم مع الروح ہوا تو میں ایسے شخص کو ایک ہزار روپیہ نقد انعام دوں اور وفات دینے کے کسی اور معنی پر بھی اطلاق پا گیا ہے یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔ تو میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں۔ کہ میں ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت فروخت کر کے مبلغ ایک ہزار روپے نقد دوں گا۔ اور آئندہ کے لئے اس کے کمالات حدیث دانی و قرآن دانی کا اقرار کروں گا۔

اس پر میں نے اس شخص کو لکھا۔ کہ اگر میں بفضل ایزدی اس مغرورانہ و متکبرانہ چیلنج کی تغلیط و تبطیل کر دوں تو کیا آپ لوگ مجھے موعود انعام ادا کریں گے۔ یا نہیں۔ اس نے مجھے جواباً لکھا۔ کہ اگر تمہاری چیلنج شکن مثال شرائط چیلنج کے مطابق ہوگا۔ عبارت چیلنج اصلی شکل میں حسب ذیل ہے۔

اگر کوئی شخص قرآن کریم یا احادیث رسول اللہ سے یا اشعار و قصائد و نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کر دے کہ کسی جگہ توفی کا لفظ خدا تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذی روح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو۔ وہ بجز قبض روح

کوئٹہ میں حضور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا تازہ معجزہ

مولانا اللہ وسایا صاحب کا ایک اہم مکتوب

مکرم محترم بھائی محمد حنیف صاحب ندیم زید مجدکم

سلام مسنون۔ مزاج گرامی۔ سندھ میں ہفتہ بھر کے مولانا جمال اللہ الحسینی اور حضرت مولانا احمد میاں حمادی نے پروگرام رکھے ہوئے ہیں۔ اوباڑو، نیپوں حاقل، شکارپور، ٹھل، نواب شاہ تک پروگرام الحمد للہ کامیاب رہے۔ اس وقت کنڈیارو کے لئے روانگی ہے، حضرت اقدس امیر مرکزیہ دامت برکاتہم بنفس نفیس شرکت فرما رہے ہیں۔ آج حضرت مولانا نذیر احمد صاحب تونسوی نے ایک "ایمان پرور" واقعہ سنایا۔

کوئٹہ ایڈیشنل سیشن جج جناب جمیل شیروانی کی عدالت میں مرزائیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین کے سلسلے میں کیس زیر سماعت تھا۔ اہل اسلام کے وکیل نے جب دلائل دیئے کہ قادیانیوں کی کتب کی رو سے قادیانیوں کے نزدیک "محمد" سے مراد مرزا قادیانی ہوتا ہے، تو اس پر مرزائیوں کے وکیل کے چہرے پر اداسی چھا گئی، سخت بدحواس ہوا۔ یاد رہے کہ یہی مرزائی وکیل احسان مرزائیوں کی طرف سے کیس کی ہمیشہ پیروی میں پیش پیش تھا۔ مسلمان وکیل کے دلائل اور حوالہ جات کا اپنے پاس جواب نہ پا کر سخت بدحواسی کے عالم میں اس نے پینترا بدلا اور ایسا ڈرامہ اختیار کیا کہ مسلمان وکیل کا اثر ختم ہو سکے۔ ڈرامائی انداز میں اپنے اٹھارہ بیس سال کے لڑکے کے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ خدا مجھے اس لڑکے سے محروم کرے اگر میں جھوٹ بولوں کہ ہماری مراد کلمہ طیبہ میں "محمد" سے مرزا قادیانی نہیں ہوتا اس کا عدالت نے جواب یہ دیا کہ تمہاری بات کی تمہاری اپنی کتابیں تردید کرتی ہیں۔ مرزائیوں کی اپیل خارج ہو گئی۔ فیصلہ اہل اسلام کے حق میں ہو گیا۔ لیکن خدا کا کرنا ہوا یہ کہ چند ہفتوں بعد اس کا یہی لڑکا ایک اور قادیانی لڑکے کے ساتھ جھیل میں ڈوب کر مر گیا اور یوں قدرت نے مرزائی وکیل کی غلط قسم کا نقد صلہ اس کو دے دیا۔ کوئٹہ جماعت کے ناظم اعلیٰ حاجی تاج محمد فیروز نے مرزائی وکیل کو خط لکھا کہ تم نے غلط قسم اٹھائی تھی، ختم نبوت کا معجزہ دیکھئے یہ واقعہ دیدہ عبرت ہے اب تو مسلمان ہو جاؤ، اس کا اس نے تاحال جواب نہیں دیا۔

طالب دعا فقط
اللہ وسایا
حال وارد نواب شاہ، سندھ
۱۵-۱۰-۸۷

درست اور تیر بہدف ثابت ہوئی تو صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو موعودہ انعام دینے میں قطعاً کسی قسم کا دریغ و گریز نہیں ہوگا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ وہ تمہاری غالبیت اور اپنی مغلوبیت کو بخوشی تسلیم کرے گی لیکن شرط یہ ہے کہ آپ اپنی چیلنج شکن مثال شرائط چیلنج کے مطابق پیش کریں۔ ورنہ آپ اپنا اور ہمارا قیمتی وقت بے فائدہ بحث وجدال میں ضائع نہ کریں۔

دراصل بات یہ ہے کہ ان لوگوں کو یقین کامل تھا کہ ایک گمنام اور بے علم آدمی کس طرح ایک علمی چیلنج کے میدان میں جیت سکتا ہے۔ لیکن ان کو معلوم نہ تھا کہ گاہ باشد کہ کودک ناداں۔ بغلط بر ہدف زند تیرے۔ بہر حال میں نے جواب چیلنج میں قرآن حکیم کی درج ذیل آیت قصہ زمین برسر زمین کی بنیاد پر متوکلاً علی اللہ پیش کر دی۔

یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطھرک من الذین کفروا

دراصل بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے اسی آیت کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قبض روحی اور رفع روحی کے لئے استدلالاً پیش کیا ہے۔ اور میں نے بھی اسی آیت کو عیسیٰؑ کے قبض جسمی اور رفع جسمی کے معنی میں لیا ہے۔ گویا کہ مرزا صاحب اسی آیت سے وفات عیسیٰ علیہ السلام اور میں اسی آیت سے حیات مسیح ثابت کرتا ہوں۔ بنابراں قصہ زمین برسر زمین کی بنیاد صحیح اور درست ہے۔ اور اسی کو اصطلاح مناظرہ میں مصادرہ علی المطلوب کہا جاتا ہے میری نو ایجاد توجیہ بالاختصار حسب ذیل ہے جس کو آج تک کسی مفسر یا محدث یا فقیہ نے نہیں لیا۔ اور آیت مذکورہ کا اصل مفہوم کسی نحوی ضابطے کے تحت کھل کر سامنے نہ آسکا۔ اور آیت مذکورہ فریقین میں محل نزاع بن گئی۔ اور میری چیلنج شکن توجیہ یوں ہے کہ آیت ہذا کا جار مجروری فقرہ۔

"من الذین کفروا" علی سبیل التنازع ما قبل کے تینوں اسمائے فاعل متوفیک ورافعک الی ومطھرک کے متعلق ہے۔ اور آیت کی اصل عبارت یوں ہے

یعیسیٰ انی متوفیک من الذین کفروا

اے عیسیٰ میں تجھے کافروں سے بچا کر پورا پورا وصول کرنے والا ہوں۔

ورافعک الی من الذین کفروا

اور میں تجھے کافروں سے بچا کر اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔

ومطھرک من الذین کفروا

اور میں تجھے کافروں سے تیری تطہیر اور بچاؤ کرنے والا ہوں۔

جاننا چاہیے کہ جب توفی اور رفع اور تطہیر کا صلہ حرف من ہو تو ہر سہ استعمالات کا معنی قبض جسمی اور رفع جسمی اور تطہیر جسمی ہوگا۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے۔

توفیت فلوس قرضی من فلان

میں نے فلاں آدمی سے اپنے قرضہ کے سب پیسے لے لئے

رفعت زیداً الی سقف البیت من اعدائہ

میں نے زید کو اس کے دشمنوں سے بچا کر کوٹھے کی چھت پر اٹھا لیا۔

طھرت ثوبی من النجاسۃ الغلیظۃ

میں نے اپنے کپڑے کو پاک صاف کر لیا۔

لیکن اس وقت میرا رابطہ صرف لفظ توفی سے ہے کیونکہ مرزائی چیلنج صرف اسی لفظ کے متعلق ہے۔ باقی دو لفظوں کو چیلنج میں نہیں لیا گیا۔ اب میری نو ایجاد توجیہ کا لب لباب اور خلاصہ یہ ہے کہ

آیت بالا کے نو ترتیب فقرہ اول میں لفظ توفی کا فاعل خدا تعالیٰ اور مفعول ذی روح انسان عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ در معنی قبض جسم مع الروح یعنی زندہ رکھنا ہے اور معنی قبض الروح فقط یعنی مارنا وفات دینا نہیں ہے چنانچہ تمام لغات عرب میں یہ بات بالوضاحت مذکور و مسطور ہے۔ کہ لفظ توفی بصلہ "من" کا معنی قبض جسمی یعنی زندہ رکھنا ہے اور قبض روحی یعنی مارنا اور موت دینا نہیں ہے جیسا کہ مشہور عربی لغت "المنجد" میں مذکور و مسطور ہے۔

توفیت من فلان مالی علیہ

میں نے فلاں آدمی سے اپنا قرض پورا وصول کر لیا جو اس کے ذمہ واجب الادا تھا۔

خلاصۃ اللباب یہ ہے کہ میری نو ایجاد توجیہ نے مرزائی چیلنج کو شرائط چیلنج کے مطابق توڑ دیا ہے۔ اور مجھے موعودہ انعام لینے کا استحقاق دے دیا ہے۔ اب آپ یا تو میرے جواب چیلنج کو غلط ثابت کریں یا حسب وعدہ موعودہ انعام میرے حوالے کریں میں نے جلال الدین صاحب کو متعدد بار یاد دہانی کرائی لیکن وہ مبہوت ہو کر ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا۔ اور شہر خموشاں کا مکین بن گیا۔ آخر کار میں نے تنگ آکر اپنا آخری خط مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۷۶ء اسکو بھیجا جو اس کی عبرتناک موت کی پیشگوئی کا حامل تھا۔ اور پیشگوئی فارسی اشعار کی صورت میں تھی جو بطور ذیل ہیں

گر جلال دین خواہی از خدا ۔ خویش را از دین مرزا کن رہا۔

اگر تو خدا سے دین کی عظمت چاہتا ہے۔ تو خود کو مرزا کے دین سے آزاد کر لے۔

نزد این مرزا جلال دین کجاست۔ کہ جلال دین از بندہ جدا است۔

اس مرزا کے پاس دین کی عظمت کہاں ہے۔ جبکہ دین کی عظمت غلام سے الگ رہتی ہے۔

دامن مرزا است جملہ تیرگی است ۔ شمس را تقلید بندہ خیرگی است۔

تیرے مرزا کا دامن سیاہی سے پر ہے۔ شمس کو غلام کی پیروی کرنے سے شرم آنی چاہیے۔

از من مسکین نور دین بگیر ۔ گر نہ گیری مرگ را گردی اسیر

مجھ مسکین سے دین کی روشنی حاصل کر۔ اگر حاصل نہیں کرے گا۔ تو موت کا قیدی بن جائے گا۔

گر تو ورزی قول من یابی حیات ۔ ور سری از من روی اندر ممات۔

اگر تو میری بات کو قبول کرے گا۔ تو زندگی پائے گا۔

باقی صفحہ ۲۳ پر

ختم نبوت و حیات عیسیٰ علیہ السلام

مولانا غلام رسول فیروزی

قادیانی مغالطہ انگیزیوں کا جواب

مرزا صاحب کی کتابیں اس بات پر گواہ ہیں کہ مرزا صاحب نے کبھی تو اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور کبھی اس دعویٰ سے دستبردار ہوئے۔ مثلاً ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۳ پر لکھتے ہیں کہ محمد رسول اللہ والذین معہ الخ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔

مگر اپنی دوسری کتاب آسمانی فیصلہ کے صفحہ ۳ پر لکھتے ہیں "میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔"

قادیانی حضرات ان دو متضاد بیانوں میں مطابقت پیدا کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس جس جگہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ وہاں ان کی مراد غیر مستقل، ظلی اور بروزی نبوت ہے اور جس جگہ نبوت سے دستبردار ہوئے ہیں وہاں نبوت مستقلہ اور تشریعی نبوت کی نفی مراد ہے۔

لیکن ظاہر ہے کہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک مستقل اور صاحب شریعت نبی ہیں اور جو شخص اس آیت سے اپنی نبوت ثابت کرنا چاہے گا۔ وہ نبوت مستقلہ ہی کو ثابت کرے گا نہ کہ غیر مستقلہ کو۔

خیر ہماری گزارشات تو خدا جانے ان حضرات کو پسند آئیں یا نہ آئیں۔ مصیبت یہ آن پڑی۔ کہ مرزا صاحب کے ان دو طرفہ دعاوی کی وجہ سے خود قادیانی بوکھلا اٹھے۔ اور ان میں دو گروپ بن گئے۔ لاہوری گروپ اور قادیانی گروپ لاہوری گروپ کے سربراہ محمد علی لاہوری ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ مرزا صاحب صرف ایک مجدد تھے جبکہ قادیانی (یا ربوہ) گروپ کا کہنا ہے کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اور وہ نبی تھے۔ مگر نبی سے مراد ظلی اور بروزی نبی ہے جو محمدؐ کی پیروی میں نبی بنا ہو۔ یہ دونوں فریق قرآن، حدیث اور مرزا صاحب کے اقوال کی روشنی میں ایک دوسرے کے خلاف دلائل بھی دیتے ہیں۔

اب یہ سارا نقشہ آپ کے سامنے ہے۔ مرزا صاحب کو جب ان کی اپنی امت ہی شناخت نہ کر سکی۔ تو ان حضرات کا دوسروں کی شکایت کرنا سراسر بے جا ہے۔ پھر ایسے شخص کو نبی ماننے کی دعوت دینا جس کی نبوت کے ثبوت میں اس کی امت ہی اضطراب بلکہ شقاق میں مبتلا ہو۔ غضب بالائے غضب ہے۔

قادیانی حضرات مسلمانوں کے ہاں سنی شیعہ دیوبندی بریلوی، وہابی اختلاف کی وجہ سے اسلام کو بوسیدہ اور ناقابل عمل قرار دیتے ہیں جبکہ ان کے گھر کی حالت ایسی ہے جس کے مقابلے میں مسلمانوں کے اندرونی اختلافات کوئی مقام ہی نہیں رکھتے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (احزاب: ۴۰)

ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں سے کسی ایک کے بھی باپ نہیں۔ بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

اس آیت میں خاتم النبیین کا جملہ ہمارے اور قادیانی حضرات کے درمیان محل نزاع ہے اب مسئلے کا حل یوں ہے کہ جس پر یہ قرآن نازل ہوا تھا اسی سے اس کی معانی پوچھ لئے جائیں کیونکہ قرآن سکھانا اس کا فرض منصبی تھا۔

ارشاد خداوندی ہے۔

یعلمھم الکتاب والحکمۃ (بقرہ ۱۲۹)

ترجمہ: نبی انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے نیز جھگڑے اور تنازعہ کی صورت میں خاص طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرنے کا حکم بھی اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔

ان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول (النساء ۵۹)

ترجمہ: جب کسی بات پر تمہارا تنازعہ ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ اور اس کے رسول سے کراؤ۔

قرآن کے ایک ایک لفظ کے کئی کئی معانی ہو سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے مقصود اور مراد معانی تک پہنچنے کے لئے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

مثال کے طور پر لفظ صلوٰۃ کے معنی لغت کے لحاظ سے رحمت ہیں۔ لیکن قرآن میں لفظ صلوٰۃ سے مراد نماز ہے۔ جو سبحانک اللھم سے کر یوم یقوم الحساب تک ایک خاص طریقے سے پڑھی جاتی ہے۔ صلوٰۃ کے معنی اگر حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر محض لغت سے ہمیں معلوم کرنا پڑتے تو یہ بڑی بھاری تھی۔

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے جب سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو خارجیوں سے مناظرہ کرنے کے لئے بھیجا تو آپ نے انہیں ایک نصیحت فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔

لا تخاصمھم بالقرآن فان القرآن حمال ذو وجوہ تقولون ویقولون ولکن خاصمھم بالسنۃ فانھم لن یجدوا عنھا محیصاً (نہج البلاغہ)

آپ ان سے مناظرہ کرتے وقت قرآن پیش نہ کرنا۔ کیونکہ قرآن کے ایک ایک لفظ کے کئی کئی معانی ہیں وہ اپنی بات کہتے رہیں گے۔ اور آپ اپنی بات کہتے رہیں گے۔ آپ ایسا کرنا کہ ان کے ساتھ حدیث کے ذریعے مناظرہ کرنا پھر انہیں بھاگنے کا کوئی راستہ نہ مل سکے گا۔

آیت خاتم النبیین کے معنی معلوم کرنے کے لئے جب ہم حدیث رسولؐ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ تو وہاں سے جو جواب ملتا ہے۔ اسے میں بعینہٖ نقل کئے دیتا ہوں۔

پہلی حدیث

کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء

فیکثرون قالوا فما تامرنا یا رسول اللہ قال فوا ببیعۃ الاول فالاول اعطوھم حقھم فان اللہ سائلھم عما استرعاھم (بخاری و مسلم)

بنی اسرائیل میں انبیاء سیاست کیا کرتے تھے جب ایک نبی کی وفات ہوتی تو اس کی جگہ دوسرا نبی آجاتا تھا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور اب خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے کہا گیا کہ یا رسول اللہ ان حالات میں ہمارے لئے کیا حکم ہے تو فرمایا کہ پہلے کی بیعت کو نبھاؤ پہلے کی بیعت کو نبھاؤ۔ تم ان کا حق ادا کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ خود ان سے ان کی رعایا کے بارے میں پوچھ گچھ کرے گا۔

دوسری حدیث :۔

ان مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتاً فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ فجعل الناس یطوفون بہ ویعجبون لہ ویقولون ھلا وضعت ھذہ اللبنۃ قال فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین (بخاری، مسلم، ترمذی نسائی، مسند احمد)

بے شک میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی نے خوب صورت محل بنایا۔ مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس محل کا چکر لگاتے ہیں۔ اور حیران ہوتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی۔ پس میں ہی وہ اینٹ ہوں۔ اور میں خاتم النبیین ہوں۔

تیسری حدیث :۔

ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی (ترمذی شریف)

بے شک رسالت اور نبوت منقطع ہوگئی پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے۔ اور نہ کوئی نبی۔

چوتھی حدیث :۔

سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی (مسلم شریف)

میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے جن میں سے ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہے گا۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

پانچویں حدیث :۔

اول الانبیاء آدم وآخرہ محمد (کنز العمال)

سب سے پہلے نبی آدم ہیں۔ اور سب سے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

آپ نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کے معنی یوں بیان فرماتے ہیں۔

۱۔ میرے بعد نبی نہیں بلکہ کثرت سے خلفاء ہوں گے۔ یہ ہے معنی خاتم النبیین کا۔

۲۔ انبیاء کے محل کی آخری اینٹ میں ہوں۔ یہ ہے معنی خاتم النبیین کا۔

۳۔ نبوت منقطع ہوگئی۔ یہ ہے معنی خاتم النبیین کا۔

۴۔ میرے بعد کوئی نبی اور کوئی رسول نہیں۔ یہ ہے معنی خاتم النبیین کا۔

۵۔ پہلے آدم اور آخر میں محمدؐ نبی ہیں۔ یہ ہے معنی خاتم النبیین کا۔

آپ نے دیکھا کہ جو لوگ خاتم النبیین کے معنی نبیوں کی مہر یا افضل نبی کرتے ہیں۔ انہیں مذکورہ بالا احادیث نے کس طرح جکڑ کر رکھ دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بے شک سب نبیوں سے افضل ہیں۔ مگر آپ کی افضلیت زیر بحث آیۃ سے ثابت نہیں بلکہ دوسری آیات سے ثابت ہے۔ مثلاً وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وغیرہ۔

قادیانی حضرات ایک سوال بڑے زور و شور سے اٹھایا کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ تو اس وقت نبی ہوں گے یا نہیں؟ اگر نبی ہوں گے تو ختم نبوت کے اعلان کے بعد پھر ایک نبی کے آجانے سے ختم نبوۃ کی مہر ٹوٹ جائے گی۔ اور اگر نبی نہیں ہوں گے۔ تو یہ نبوت سے معزولی کس جرم کی سزا میں ہوگی۔

جواب :۔ کسی بھی نبی کا اپنی امت سے نبوت کا رشتہ صرف اس وقت تک قائم رہتا ہے جب تک اگلا نبی مبعوث نہ ہو جونہی ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی امت سے تعلق اسی وقت ٹوٹ گیا۔ خدا کے ہاں ان کا مقام بے شک اب بھی نبیوں والا ہے مگر وہ اس وقت بنی اسرائیل کے نبی نہیں۔ بلکہ بنی اسرائیل سمیت ساری کائنات کے نبی محمد رسول اللہؐ ہیں۔ مخلوق کے ساتھ تعلق کے لحاظ سے حضرت عیسیٰؑ کی نبوت کا فیصلہ آج سے چودہ سو سال پہلے ہمارے نبی کریمؐ کی بعثت کے ساتھ ہی ہوگیا تھا۔ لہٰذا نازل ہونے کے وقت ان کے نبی ہونے یا نہ ہونے کا سوال اٹھانا ایک فضول بحث ہے اب دونوں مسئلے حل ہوگئے۔

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بطور نبی نازل نہ ہوں گے۔ اور نہ ہی ان کے آنے سے ختم نبوت کی مہر ٹوٹے گی

۲۔ بوقت نزول وہ نبوت سے معزول نہ ہوں گے بلکہ ان کے لوگوں سے نبوت کا رشتہ آج سے چودہ سو سال پہلے منقطع ہوگیا تھا۔ ہر نبی کا یہی حال ہوتا ہے سوائے خاتم النبیینؐ کے جن کے بعد نہ کوئی نبی آئے گا۔ اور نہ ہی ان کی نبوت کسی خاص وقت تک محدود ہوگی۔

اس مسئلے کو ایک دنیاوی مثال کے ذریعے بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ بالفرض چین کا بادشاہ پاکستان کے دورے پر آئے۔ تو وہ پاکستان کا بادشاہ نہیں کہلائے گا۔ اور چین کی بادشاہت سے معزول بھی نہیں سمجھا جائے گا۔ اسی طرح سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جب تشریف لائیں گے۔ تو یہاں کے نبی بھی نہ ہوں گے۔ اور اپنے وقت کی اسرائیلی نبوت سے معزول بھی نہ ہوں گے۔

ختم نبوت زندہ باد
ھو الشافی
مطب صدیقی
[illegible] فارم منگانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

بزمِ ختمِ نبوت

رسالہ ختم نبوت امتیازی حیثیت رکھتا ہے

نور محمد شاد آف باغ و بہار رحیم یار خان پور

آپ کا رسالہ ختم نبوت جلد نمبر ۶ شمارہ نمبر ۳ پہلی مرتبہ خان پور میں صوفی کرم الدین صاحب کی دکان سے بطور تحفہ ملا اور اس رسالہ کو پڑھ کر ہم تو اسی رسالہ کے ہو گئے باقاعدہ خریدار بن گئے۔ اب ماشاءاللہ باغ و بہار میں ہر دکان پر ختم نبوت رسالہ پڑھا جا رہا ہے مسلمان بھائی ایک دوسرے کو رسالہ پڑھنے کے بعد تحفہ دے دیتے ہیں مرزائیوں سے تو پہلے بھی سخت نفرت تھی مگر اس قدر معلومات نہ تھیں۔ اور نہ ہی کبھی ضرورت محسوس کی تھی اب علاقہ باغ و بہار میں باقاعدہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت باغ و بہار کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔ تین چار جلسے بھی ہو چکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے چار افراد قادیانیت سے توبہ کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔ پورے باغ و بہار میں شیزان کا مکمل بائیکاٹ ہو چکا ہے مقامی مرزائیوں سے کئی بار چھوٹے موٹے مناظرے بھی ہو چکے ہیں اور مرزائیوں کے عقائد کے بارے میں کافی معلومات ہو چکی ہیں یہ سب کچھ اسی رسالہ کی بدولت ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو کافی کامیابی و کامرانی عطا فرما دے آمین۔ آخر میں میری تمام مسلمان بھائیوں سے گزارش ہے کہ اس رسالہ کو مزید دور دور تک پھیلانے کی کوشش کریں۔

دل کی ٹھنڈک

ضیاء اللہ چک نمبر ۴ - ونہ آر

مولانا صاحب میں نے ختم نبوت کے رسالوں کا مطالعہ کیا بہت ہی اچھا رسالہ ہے اس کے مطالعہ سے دل کو ایک سکون آ جاتا ہے اور دل میں جذبۂ ایمان پیدا ہوتا ہے۔

ایک درخشاں ستارہ

جمال عبدالناصر، کچی کھوہ

ہفت روزہ ختم نبوت ایک بہترین علمی مجموعہ اور ایک درخشاں ستارہ ہے لے جس نے بھی ایک بار پڑھا وہ اسے بار بار پڑھتا ہے وہ اس رسالہ کا عاشق ہو جاتا ہے یہ رسالہ قادیانیوں کے لیے ننگی تلوار ہے۔ خدا کرے یہ ہمیشہ جاری رہے۔

مرزائیت کا منہ کالا

عبدالواحد چترالی، پشاور

جریدہ ختم نبوت جلد نمبر ۶ شمارہ نمبر ۱۹ نظر سے گزرا ہے پڑھ کر بہت خوشی ہوئی دلی مبارک باد کے مستحق ہیں وہ لوگ جو قادیانیت کے موضوع پر اپنے قلم چلاتے ہیں۔ اور ہمیشہ ان کے تعاقب میں رہتے ہیں ختم نبوت سینٹر لندن پر مبارک باد قبول فرمائیں تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ جس مقام پر بھی ہوں قادیانیوں سے کسی قسم کا لین دین نہ کریں، اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو وہ دن دور نہیں کہ قادیانیت کا نام و نشان نہ رہے گی دنیا تک مٹ جائے گا۔ خداوند کریم اس رسالہ کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائیں (آمین) ختم نبوت کا بول بالا مرزائیت کا منہ کالا۔

تمام پرچوں میں منفرد مقام رکھتا ہے

محمد یٰسین بسمل، لاہور

"ہفت روزہ ختم نبوت" پہلی بار نظروں سے گزرا واقعی آپ کی کاوش قابل داد ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائیں (آمین) بہرحال کوشش، لگن، اور محنت جاری رکھیے، انشاءاللہ یہ پرچہ مزید نکھرتا ہوا چلا جائے گا۔ میں بھی متعدد اخبارات و رسائل کی نمائندگی کرتا رہا ہوں لیکن کچھ عرصے سے نجی مصروفیات کی وجہ سے کنارہ کشی کیے ہوئے ہوں پرچہ مجھے بے حد پسند آیا ہے کاغذ، کتابت اور پرنٹنگ کے لحاظ سے دیگر تمام پرچوں میں اپنا منفرد مقام رکھتا ہے ایک بار پھر آپ کی اور پرچے کی کامیابی کے لیے دعاگو ہوں۔

عجیب و غریب موتی ملتے ہیں۔

عبدالخالق ابابکی، مدرسہ اشرفیہ بلوچستان

ختم نبوت کے رسائل پڑھنے کا شوقین ہوں۔ جب سے ہفت روزہ ختم نبوت بتوسط مولانا مولا بخش صاحب (مہتمم مدرسہ صدیقیہ مستونگ، ہمارے مدرسہ اشرفیہ) میں آ رہا ہے ازحد خوشی ہے فارغ اوقات اکثر ختم نبوت کے رسالہ پر صرف کرتا ہوں اس میں عجیب و غریب موتی ملتے ہیں۔ معلومات میں اضافہ ہوتا ہے خاص کر اس میں بہت دلچسپ مضامین واقعات ملتے ہیں جو کبھی سننے میں نہیں آئے اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو اور منور فرمائے۔ آمین۔ الحمدللہ کہ لوگوں میں مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔

سخت انتظار رہتا ہے

دلشاد حسین شیخ ـــ بہاولپور

ہفت روزہ ختم نبوت کے بارے میں ایک ماہ کے عرصہ سے معلوم ہوا۔ اس وقت سے رسالہ کا ہر ہفتہ سخت انتظار رہتا ہے۔ جناب سہیل باوا صاحب کی ترتیب شدہ معلومات میرے لئے ایک وسیع علم مہیا کرنے کا سبب بنی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہفت روزہ دینی و مذہبی خدمات بخوبی سرانجام دے رہا ہے۔ اس کی ترقی کے لئے دلی طور پر دعاگو ہوں۔ اور تہیہ کرتا ہوں کہ ہفت روزہ ختم نبوت کے بارے میں اپنے دوست احباب کو متعارف کراتا رہوں گا (انشاء اللہ)

ہم شوق سے پڑھتے ہیں

حبیب الرحمٰن شنڈو غلام علی

ہم ہر ہفتہ کا ختم نبوت پرچہ پابندی سے پڑھتے ہیں یہ بہت ہی اچھا لگتا ہے اللہ پاک دیکھا ہے کہ رسالہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

میں نے شیزان کا بائیکاٹ کر دیا

رانا محمد خالد چک ۱۳۷ ٹی ڈی اے بھکر

میں نے آپ کے شمارے میں شیزان کی مصنوعات کا پڑھ کر بائیکاٹ کر دیا ہے۔ مجھ کو اس سے پہلے اس بات کا علم نہیں تھا کہ یہ شیزان کمپنی مرزائیوں کی ہے۔ میں پہلے استعمال کرتا تھا۔ لیکن اسی دن سے سب شیزان ضائع کر دی ہیں

تمام مسلمان متحد ہو کر جہاد کریں

قاری غلام حسین عادل گوجرانوالہ کوٹ

میں ہفت روزہ ختم نبوت کو باقاعدگی سے پڑھتا ہوں مجھ کو وہ مضمون بہت پسند آئے اسلامی سن کا آغاز کیسے ہوا؟ اور حضرت امیر شریعت و صحابہ کرامؓ لکھنے والوں کو میری طرف سے مبارک باد ہو۔ میں تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ مسئلہ ختم نبوت پر کم از کم اتحاد کر کے پوری دنیا میں قادیانیوں کے خلاف جہاد کریں۔

ایڈیٹر سیرت کا گرامی نامہ

ہفت روزہ ختم نبوت کا تعارف بذریعہ قاری محمد یونس صاحب انور خطیب جامع مسجد شہدا مسجد لاہور ہوا میں آپ کو اس موجودہ دور میں ختم نبوت کی اشاعت پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے میری دلی دعا ہے کہ ختم نبوت کی اشاعت کا پرچم ہمیشہ بلند رکھے۔ "سیرت" لاہور تقسیم ملک سے قبل مجلس احرار ہند کا ترجمان تھا۔ "سیرت" لاہور سے شائع ہوتا تھا جس کے ایڈیٹر مولانا مظہر علی اظہر تھے۔ افضل ہفت روزہ سہارنپور سے مجلس احرار یوپی کا ترجمان تھا۔

میری دعا ہے کہ میں اپنی زندگی میں ختم نبوت کے مشن پر کچھ خدمت کر سکوں کوئی خدمت ہو تو بے دریغ یاد فرمائیں۔

فضل الٰہی فاروقی
ایڈیٹر مالک اخبار "سیرت"

پاکستانی شہر میں نماز جمعہ پر پابندی آخر کیوں؟

محمد اسحاق پرکانی بوچ کوئٹہ

عرصہ دراز سے مکران ڈویژن اور اس کے آس پاس مسلمانوں اور ذکریوں میں کشیدگی پائی جاتی ہے اب کچھ عرصہ سے مکران ڈویژن کی ایک تحصیل اورماڑہ میں ذکری کمیونسٹوں نے انتظامیہ سے مل کر جامع مسجد اورماڑہ میں نماز جمعہ پڑھنے پر پابندی لگا دی اور جواز یہ پیش کی کہ مسلمان علمائے کرام ذکریوں کے خلاف نفرت پھیلا رہے ہیں جس سے فرقہ واریت پیدا ہوتی ہے ذکری مذہب کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے تو پھر فرقہ کس قسم کا جبکہ اورماڑہ میں صرف علمائے دیوبند اور ان کے پیروکار ہی آباد ہیں۔ جب جامع مسجد میں نماز جمعہ پر پابندی لگائی گئی تو مسلمانوں نے دینی مدرسے کے میدان میں نماز جمعہ ادا کرنا شروع کی تو ذکری غنڈوں کو یہ گوارا نہ ہوا اور لادین عناصر نے مل کر جلوس نکالا اور مدرسے پر دھاوا بول دیا تو مدرسے کے دیندار نوجوانوں نے ان کا حملہ پسپا کر دیا لیکن ہماری اسلام کی دعویدار انتظامیہ نے امن و امان کا مسئلہ بنا کر مدرسے کو دس دن کے اندر اندر خالی کرنے کا نوٹس جاری کر دیا ہے میں اپنے تمام دین دار مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اورماڑہ میں اور دیگر علاقوں میں مسلمانوں پر عائد پابندیوں کا نوٹس لیں اور وہاں کے مظلوم مسلمانوں سے ہر قسم کا تعاون کریں۔

میں دلائل سے لیس ہو گیا

حافظ نذر محمد ـــ مین بازار خوشاب

پچھلے چند ماہ سے میں آپ کا رسالہ (ہفت روزہ ختم نبوت) کا باقاعدگی سے مطالعہ کر رہا ہوں آپ کے رسالہ کے مضامین نے میرے ذہن میں ایک انقلاب برپا کر دیا ہے دینی معلومات کے علاوہ ختم نبوت پر جو دلائل میرے ذہن پر نقش ہوئے اس کے بعد مجھ میں اتنی ذہنی قوت پیدا ہو گئی ہے کہ اب مرزائیوں کی باتوں سے متاثر ہونا تو درکنار رہا میں اس مسئلہ پر ان سے مدلل گفتگو کر کے انہیں اس مسئلہ پر لاجواب کر سکتا ہوں

آپ دین کی عظیم خدمت سرانجام دے رہے ہیں آپ کا یہ رسالہ مرزائیوں کے لئے ایٹم بم سے کم نہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو مزید ترقی دے اس کی اشاعت بڑھے اور آپ کے مضامین اسی طرح ہمیں ذہنی اور فکری مضبوط کرتے رہیں تاکہ آپ کے شانہ بشانہ ہم بھی اس کار خیر میں حصہ لے سکیں۔

اب ٹانک میں بائیکاٹ ہے

ریاض رضا ٹانک

ہمارے شہر میں شیزان تقریباً ختم ہو چکی ہے اور تقریباً تمام شہر کو پتہ چل گیا ہے کہ شیزان قادیانی کمپنی ہے۔ پتہ نہیں آموں کے رس کی جگہ کون سے جانور کا پیشاب اور چربی اور مارکیٹ میں کونسی غلاظت استعمال کرتے ہیں۔

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

ایک اللہ کے نبی کا خواب

محمد عبداللہ حجازی ـــــ خانپور

ایک نبی نے ایک رات خواب میں دیکھا انہیں کہا گیا کہ علی الصبح سب سے پہلے جو چیز تجھے ملے اسے کھا لینا دوسری چیز کو چھپا دینا تیسری کا کہا مان لینا چوتھی کو مایوس نہ کرنا اور پانچویں سے راہ فرار اختیار کر لینا۔ اگلے روز صبح ہوئی تو سب سے پہلے جو چیز سامنے آئی وہ پہاڑ تھا۔ نبی اللہ حیران ہو گئے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تو پہلی چیز کو کھانے کا تھا۔ پھر دل میں خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ میری طاقت سے باہر مجھے ہرگز کوئی حکم نہ دیتے۔ چنانچہ کھانے کا عزم لے کر اس پہاڑ کی طرف بڑھے قریب ہوئے تو پہاڑ معمولی سا ہو گیا۔ پاس پہنچے تو وہ لقمہ شہد سے بھی میٹھا لقمہ بن چکا تھا۔ اسے کھایا اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی کی پھر آگے چل دیئے تھوڑے فاصلے پر آگے چل دیئے۔ سامنے ایک سونے کا طشت دکھائی دیا۔ فرمایا کہ اسے چھپانے اور دبانے کا حکم ہے چنانچہ زمین میں گڑھا کھود کر اسے دفن کر دیا اور آگے چل دیئے تھوڑے فاصلے پر جا کر دیکھا تو وہ طشت پھر زمین کی سطح پر دکھائی دیا واپس آ کر پھر اس کو دفن کیا۔ اس طرح کئی مرتبہ ہوتا رہا۔ مگر وہ طشت پھر نکل آتا رہا۔ بالآخر آپ یہ کہہ کر چل دیئے کہ میں نے تعمیل حکم تو کر دی ہے۔ آگے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک پرندے کے پیچھے باز لگا ہوا ہے۔ جو اسے پکڑنا چاہتا ہے۔ اس پرندے نے کہا کہ اے اللہ کے نبیؑ میری مدد کیجئے اللہ کے نبیؑ نے اس پرندے کو اپنی آستین میں پناہ دی اتنے میں وہی باز آ کر کہتا ہے کہ اللہ کے نبیؑ میں بھوکا تھا۔ اور اس پرندے کے پیچھے صبح سے لگا ہوا تھا آپ میرے رزق سے مجھے مایوس نہ کریں انہوں نے جی میں سوچا تیسری چیز کا کہنا ماننے کا حکم تھا۔ وہ میں نے مان لیا اور چوتھی کو مایوس نہ کرنے کا حکم ہے اب کیا کروں یہ سوچ کر اس حیرانی میں یہ تجویز کی کہ اپنی ران سے گوشت کا ٹکڑا چھری سے کاٹ کر باز کے آگے ڈال دیا جسے لے کر وہ چلا گیا تو بعد میں اس پرندے کو چھوڑ دیا خود آگے چلے تو پانچویں چیز دکھائی دی، وہ ایک بدبودار مردار تھا۔ اللہ کے نبیؑ یہاں سے بھاگ کر گزر گئے شام ہوئی تو کہنے لگے۔

پروردگار میں حکم تو بجا لایا مگر اپنی رحمت سے ان امور کی تفصیل فرما دیجئے رات ہوئی تو پھر تفصیل بتائی گئی کہ پہلی چیز جو آپ نے دیکھی ہے وہ غضب اور غصہ ہے جو پہاڑ کی مانند ہے مگر جب آدمی غصے اور غضب میں صبر کرے اور غصہ کو پی لے تو وہ شہد سے بھی زیادہ میٹھا ہوتا ہے دوسری چیز نیک عمل ہے کہ اسے چھپانے کا حکم ہے۔ مگر جتنا چھپاؤ گے وہ ہر حالت میں نمایاں ہو کے رہتا ہے تیسری بات یہ کہ جو امانت رکھے اس میں کسی صورت خیانت نہ کی جائے چوتھی بات یہ کہ اگر کوئی حاجت مند سوال کرے تو ہر حالت اس کی حاجت پوری کرنے کی کوشش کی جائے اگرچہ خود بھی حاجت مند ہو اور پانچویں مردار چیز غیبت ہے اس لئے غیبت کرنے والوں کی مجلس سے بھاگ کر گزر جاؤ۔

استاد کی عظمت

عزیز اللہ ـــــ سلطان کوٹ سبی

استاد وہ شخصیت ہے جس کو آقا مالک روحانی باپ بادشاہ سکندر کے الفاظ میں باپ سے بھی افضل قرار دیا گیا ہے یعنی اللہ اور رسولؐ کے بعد عظیم شخصیت استاد ہی ہے۔ پھر کیوں نہ ہم استاد کی عزت کریں۔ استاد کی عزت کو ہم ہر بات پہ ترجیح دیں۔ اس کا احترام کرنا ہم پر اہم ضروری ہے اس کے ہر حکم کی تعمیل کرنا چاہیئے بلکہ ہر اس بات سے پرہیز کریں جن سے وہ منع کریں۔ تب ہی تو ہم بھلائی اور علم حاصل کر سکیں گے کیونکہ استاد ہمیشہ برائی سے منع کرتے ہیں ہم ان کے روکنے سے رکیں۔ استاد ایک بادل کی مانند ہے وہ اکثر علم کی روشنی برساتا ہے استاد علم کی وجہ سے باکمال اور عظیم شخصیت بناتا ہے انسان کو نابینائی سے بینائی بخشتا ہے جس طرح نابینا راستے کو نہیں دیکھتا۔ اسی طرح بے علم صراط مستقیم سے بھٹکا رہتا ہے اور جس طرح شیخ سعدی نے فرمایا کہ بے علم نتواں خدا را شناخت۔ یعنی بے علم خدا کو نہیں پہچانتا استاد ایک بے علم نابینا کو بینا اور باعلم بنا دیتا ہے۔ تو پھر ہم کیوں نہ اس کی عزت کریں اس سے خدا اور رسولؐ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ اور سارا معاشرہ سنورتا ہے۔

سب سے عظیم

محمد عقیل سرور ـــ ہری پور

- دنیا کی سب سے عظیم شخصیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
- دنیا کی سب سے عظیم کتاب قرآن پاک ہے۔
- دنیا کا سب سے عظیم مذہب اسلام ہے۔
- سب سے عظیم نیکی دوسروں کے کام آنا ہے۔
- دنیا کا سب سے عظیم اجتماع حج کا اجتماع ہے
- سب سے عظیم مسجد "مسجد نبویؐ" ہے
- سب سے عظیم دعوت "اذان" ہے
- سب سے عظیم انسان "شہید" ہے۔

حضورؐ کی شفقت

محمد خالد اعوان — شاہ کیرا

حضورؐ نے فرمایا۔ اِرْحَمُوا تُرْحَمُوا رَحِمَهُمُ الله

(یعنی تم رحم کرو۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔ حضورؐ غیروں پر بھی رحم فرمایا کرتے تھے۔ حاتم طائی عرب کا مشہور سخی گزرا ہے۔ جب جنگ میں ایک لڑکی گرفتار ہو کر آئی وہ کافرہ تھی اور ننگے سر تھی۔ آپ نے فوراً اس کے چہرے پر چادر ڈال دی۔ کسی نے کہا کہ یہ تو کافر کی بیٹی ہے آپ نے فرمایا بیٹی ہے خواہ کافر ہی کی کیوں نہ ہو۔ الغرض اس لڑکی نے کہا کہ میرا باپ سخی تھا لوگوں پر رحم کرتا تھا۔ آپ مجھ پر رحم فرمائیے۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے اس کے بعد آپ نے اُسے رہا کر دیا اُسے گھر پہنچانے کے لئے سواری کا انتظام کر دیا۔

ماں کی اجازت

حافظ ثناء اللہ ساجد — شجاع آبادی

استاد المجاہدین مخدوم العلماء حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں حصہ لینے کے لئے گھر سے نکلے اور اپنی والدہ محترمہ سے اجازت طلب کی تو اس جواں ہمت خاتون نے اپنے اکلوتے بیٹے کو ان الفاظ میں جہاد کی اجازت عطا فرمائی کہ تم اللہ ہی کی چیز ہو میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتی ہوں۔

از کتاب، سوانح قاسمیؒ جلد دوم صہ ۱۳۹

گولی کہاں گئی

جہاد شاملی کے دوران جب بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ فرنگی فوجوں سے نبرد آزما تھے ایک دفعہ آپ یکایک سر پکڑ کر بیٹھ گئے بعض حضرات نے دیکھا کہ گولی کنپٹی پر لگی ہے اور دماغ پار کر کے نکل گئی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے لپک کر سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کیا ہوا میاں؟ عمامہ اتار کر سر کو جو دیکھا تو کہیں بھی گولی کا نشان نہ ملا اور تعجب یہ ہے کہ تمام کپڑے خون سے تر تھے۔

از کتاب، سوانح قاسمیؒ صہ ۱۶۵ جلد دوم

پسندیدہ اشعار

مرسلہ، ریاض احمد ریاض — ٹاٹک

سنا ہے نور کی برسات ہوتی ہے مدینے میں
الٰہی ایک چھینٹا آ لگے ہم سب کے سینے میں
محمدؐ کی جدائی آگ بھڑکاتی ہے سینے میں
رواں جب دیکھتا ہوں تو نہ مرگ کے مہینے میں

ترا در ہو میرا سر ہو تیرا گھر ہو میرا دل ہو
تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی

دولت

رانا حسین احمد مدنی — فیروزہ شہر

- دولت سے ہم عینک خرید سکتے ہیں مگر نظر نہیں۔
- دولت سے ہم نرم گدگدے بستر خرید سکتے ہیں مگر میٹھی نیند نہیں
- دولت سے ہم کتابیں خرید سکتے ہیں مگر علم نہیں۔
- دولت سے ہم خوشامد خرید سکتے ہیں مگر محبت نہیں۔
- دولت سے ہم زیورات خرید سکتے ہیں مگر حسن نہیں۔
- دولت سے ہم جسمانی راحت خرید سکتے ہیں مگر روحانی مسرت نہیں
- دولت سے ہم ادویات خرید سکتے ہیں مگر صحت نہیں۔
- دولت کے پر ہوتے ہیں مگر افلاس دروازے کے قریب ہی رینگتا رہتا ہے۔

مملکت خداداد پاکستان میں

آیورویدک کشتہ جات

جڑی بوٹیوں کے نمکیات

قرابادینی مرکبات

تیار کرنے والا عظیم طبی ادارہ

الحافظ دواخانہ منچن آباد ضلع بہاولنگر

اخبار ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقدہ

عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن کی قراردادیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تیسری سالانہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس بمقام ویمبلے کانفرنس سینٹر لندن مورخہ ۔۔ ستمبر ۱۹۸۰ء بروز اتوار کو منعقد ہوئی جس میں درج ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

۱۔ ختم نبوت کا یہ عالمی اجتماع قادیانی سربراہ مرزا طاہر کے اسلام دشمن اور زہریلے بیانات کا شدت سے نوٹس لیتے ہوئے یہ بات محسوس کرتا ہے کہ قادیانی سربراہ نے ملت اسلامیہ کے ساتھ اعلان جنگ کر دیا ہے لہٰذا یہ اجتماع مسلم ممالک کے سربراہوں سے درخواست کرتا ہے کہ قادیانی سازشوں کو ناکام بنانے کے لئے متفقہ لائحہ عمل تیار کرنے علاوہ رابطہ عالم اسلامی کے اجلاس منعقدہ ۱۹۷۴ء کے مطابق اپنے اپنے ممالک میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے ان کی تمام سرگرمیوں پر پابندی لگائیں۔

۲۔ یہ اجتماع تمام اسلامی حکومتوں اور خصوصاً بنگلہ دیش اور انڈونیشیا میں مختلف قادیانی سرگرمیوں پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ان حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیں۔

۳۔ یہ اجلاس ان تمام اسلامی عرب ممالک کا انتہائی مشکور ہے جنہوں نے اپنے اپنے ملکوں میں قادیانیوں کو کافر قرار دے کر انہیں اقلیت قرار دے دیا گیا ہے جیسے پاکستان، سعودی عرب، مصر، لیبیا، عراق اور امارات وغیرہ نیز یہ اجتماع تمام عرب ممالک سے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام قادیانیوں کو اپنے ملکوں سے نکال دیں اس لئے کہ ان کے تعلقات تمام اسلام دشمن طاقتیں خصوصاً اسرائیل سے نہایت گہرے ہیں۔

۴۔ یہ اجلاس ان تمام دینی اداروں، تنظیموں، رسائل و جرائد کا بھی مشکور ہے جو ختم نبوت کے عقیدہ کے تحفظ کو اہمیت دیکر اس کے لئے کوشاں ہے اور قادیانیوں کے فتنے سے امت اسلامیہ کو بچانے کے لئے ہر ممکن سعی محنت کر رہے ہیں خصوصاً رابطہ عالمی اسلامی، جامعۃ الازہر اور دارالعلوم دیوبند وغیرہ

۵۔ یہ اجتماع قادیانیوں کے بین الاقوامی لیڈر ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے بارے میں مسلم ممالک کو آگاہ کرنا اپنا فریضہ سمجھتا ہے۔ اور دلائل و شواہد کی روشنی میں یہ بات کہتا ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی اسلام اور اہل اسلام اور مسلم ممالک کا ہرگز خیرخواہ نہیں ہے بلکہ وہ اسلام دشمن طاقتوں کی طرف سے مسلم ممالک کے سائنسی راز حاصل کرنے پر مامور ہے۔ اس طرح سے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی سائنس کے بہانے مسلم ممالک میں قادیانی مذہب پھیلانے کی راہیں تلاش کر رہا ہے۔

یہ قراردادیں عالمی ختم نبوت کانفرنس ویمبلے سنٹر کے چیف آرگنائزر اور عالمی مجلس کے ممتاز راہنما الحاج مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے لندن سے وطن واپس پہنچنے پر جاری کیں

(ادارہ)

۶۔ ختم نبوت کانفرنس کا یہ عالمی اجتماع مغربی افریقہ میں واقع حکومت نیبن اور ڈنمارک کی حکومت کے اس اقدام کو خراج تحسین کی نظر سے دیکھتا ہے جس کے تحت انہوں نے ملت اسلامیہ کے موقف کو تسلیم کرتے ہوئے قادیانیوں کی غیر مسلم حیثیت تسلیم کر لی ہے اور انہیں مسلم تنظیموں کی فہرست سے خارج کر دیا ہے۔ یہ اجتماع برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، یورپ، افریقہ کے تمام ملکوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ چونکہ امت مسلمہ کے نزدیک قادیانی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لئے مسلمانوں کے جذبات کا احساس کرتے ہیں انہیں بھی نیبن اور ڈنمارک کی حکومتوں کی تقلید کرنی چاہیئے

۷۔ یہ اجتماع پوری دنیا کے ملکوں خصوصاً مغربی جرمنی امریکہ کینیڈا، ناروے، سویڈن کی حکومتوں پر واضح کرنا چاہتا ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں پر ظلم نہیں ہو رہا ہے ان کی از خود ۔۔۔ ظلم کی جو داستانیں گھڑی گئیں ہیں۔ سب جعلی ہیں۔ قادیانیوں کا مقصد اس جھوٹے پروپیگنڈے سے ان ملکوں میں سیاسی پناہ حاصل کر کے وہاں مستقل قیام کرنا ہے۔ اس دھوکہ کی بنیاد پر قادیانی کافی تعداد میں پناہ حاصل کر چکے ہیں۔ لہٰذا انہیں سیاسی پناہ ہرگز نہ دی جائے اور جنہیں دی گئی ہے انہیں نکالا جائے۔

۸۔ امریکہ نے انسانی حقوق کے نام پر قادیانیوں کی حمایت میں پاکستان کی فوجی اور اقتصادی امداد کو جو مشروط کر دیا ہے یہ اجتماع اس کی مذمت کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت ہے۔ اس سلسلے میں حکومت پاکستان سے مطالبہ ہے کہ وہ کسی بھی قسم کی امداد جو مشروط ہو اُسے مسترد کر دے۔

۹۔ یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے تمام مطالبات منظور کرے اور مولانا محمد اسلم قریشی کی عدم بازیابی پر یہ اجتماع، پنجاب کی حکومت کو نااہل قرار دیتا ہے کہ پانچ سال کا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود مولانا قریشی صاحب کے اغواء کا مسئلہ حل نہ کر سکی!

۱۰۔ یہ اجتماع سکھر اور ساہیوال کیس کے قادیانی مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کرتا ہے۔

۱۱۔ یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ (۱) فوج اور سول کے کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو نکالا جائے۔ (۲) ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ (۳) قادیانی رسائل و جرائد پر پابندی لگانے کے علاوہ ان کے پریس کو ضبط کیا جائے۔ (۴) ربوہ کی زمین کی مرکز ضبط کر کے ربوہ کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں

۱۲۔ یہ اجتماع پاکستان بھر میں ہونے والے دھماکے اور کراچی میں ہونے والے لسانی گروہی فسادات پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ اور یہ سمجھتا ہے کہ وطن عزیز پاکستان کو تباہ و برباد کرنے

کی کوشش ہے۔ جس میں قادیانی گروہ کا ملوث ہونا کوئی بعید نہیں کیونکہ قادیانیوں کے پاس ملک میں بے پناہ اسلحہ موجود ہے اس لئے یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ قادیانی عبادت گاہوں، ان کے مکانات، ربوہ اور سندھ میں قادیانیوں کے خفیہ اڈوں کی تلاشی لی جائے۔

۱۳ر یہ اجتماع مکۃ المکرمہ میں حج کے دوران رونما ہونے والے واقعات پر افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ یہ مقدس جگہ جلسہ جلوس اور مظاہروں کے لئے نہیں اور ایرانی مظاہرین کی اس شرمناک حرکت پہ اس کی شدید مذمت کرتا ہے اور اس بارے میں سعودی عرب کی حکومت نے جو اقدامات کئے ہیں اسے استحسان کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کی بھرپور تائید کرتا ہے اور حکومت سعودیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئندہ حجاج کرام کی راحت و سکون اور امن و امان کے لئے مضبوط ذرائع اختیار کئے جائیں اور حرمین و مقدسہ کے شر سے محفوظ رکھا جائے اور تمام اسلامی حکومتوں، تنظیموں اور اداروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ حرمین شریفین کے تحفظ و تقدس کے خلاف اس واقعہ نامرضیہ کی بھرپور مذمت کرے۔

۱۴ر یہ اجتماع بھارت میں ہونے والے مسلم کش فسادات پہ مذمت کا اظہار کرتا ہے اور افغانستان میں جہاد اسلامی کی بھرپور تائید کرتے اور ان کے قائدین سے مکمل اتحاد کی درخواست کرتا ہے

۱۵ر یہ اجتماع عراق ایران جنگ کی شدید مذمت کرتے ہوئے ایران کی ضد اور ہٹ دھرمی اور ہر صلح کی کوشش کو ٹھکرانے کو سخت افسوسناک قرار دیتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ یہ جنگ جلد از جلد ختم کی جائے۔ اس سے اسلام کو نہیں بلکہ اعدائے اسلام کو فائدہ پہنچ رہا ہے

منڈی یزمان کے غیرت مند مسلمان اُٹھ کھڑے ہوئے

رپورٹ: ذبیح فاروقی

منڈی یزمان بہاولپور کی، تحصیل ہے، بہاولپور سے (فیصلہ مقدمہ بہاولپور کی وجہ سے) انتقام لینے کے لئے قادیانیوں نے ایک منصوبہ کے تحت یزمان کے چولستانی علاقہ اور یزمان شہر میں آبادی شروع کی اور روایتی طریقہ تبلیغ شروع کیا۔ چونکہ یزمان شہر علمی طور پہ انتہائی پسماندہ علاقہ ہے، اس لئے اسے میدان تبلیغ بنا کر ریشہ دوانیاں شروع کیں۔

عارف باللہ مولانا مفتی محمد عبداللہ ملتانیؒ کے داماد مولانا احمد حسن صاحب آج سے چھ سال قبل یزمان کے مدرسہ حقانیہ میں صدر مدرس اور اب (مہتمم) کی حیثیت سے تشریف لائے۔ مولانا نے آتے ہی قادیانیوں کا تعاقب شروع کیا۔ پرائمری سکول یزمان کا ہیڈ ماسٹر محمود قادیانی (عرف مودا) نے طلباء اور نوجوانوں میں مخصوص انداز میں تبلیغی سرگرمیاں شروع کیں، تو سواد اعظم اہلسنت یزمان نے ایک فتویٰ شائع کیا" قادیانی استاذ، مسلمان شاگرد اور مسلمانوں کے اُن سے تعلقات" جس میں قادیانیوں سے تعلقات کی ممانعت قرآن و سُنت اور فقہ اسلامی سے ثابت کی گئی۔ نیز تنویر ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یزمان نے اپنی دکان پہ تاجدار ختم نبوت زندہ باد مرزائیت مردہ باد،، لکھا، جو کہ قادیانیوں کو ناگوار گزرا، انہوں نے مختلف ذرائع سے ان کلمات کو مٹوانے کی کوشش کی، جس پر مولانا احمد حسن نے احباب جماعت کا اجلاس بُلا کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یزمان کا انتخاب کیا۔ جو کہ حسب ذیل ہے۔

امیر مولانا محمد الدین فاضل جامعہ خیر المدارس

نائب امیر چوہدری شوکت علی دھاریوال نائب امیر دوم، ڈاکٹر عبدالستار اشرف، ناظم اعلیٰ، نیز تنویر، ناظم محمد ارشد، ناظم اطلاعات محمد جمیل زرگر، خازن چوہدری غلام رسول مولانا محمد الدین، امیر مجلس نے ایس ایچ او تھانہ یزمان کو تحریری درخواست پیش کی کہ مرزائی محمود ٹیچر، قمر فوٹو گرافر، مبارک فوٹو گرافر، مظہر فوٹو گرافر محمد اسحاق مربی قادیانیت کی تبلیغ کر کے صدارتی آرڈیننس، امتناع قادیانیت کی دفعہ نمبر ۲۹۸ سی کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ لہٰذا ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ انتظامیہ نے روایتی ٹال مٹول سے کام لیا، مجلس نے فیصلہ کیا کہ ان کا سماجی و اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے۔ نیز سپاہ صدیق اکبرؓ کا قیام عمل میں لایا گیا تاکہ قادیانیت کا مؤثر تعاقب ہو سکے، نیز فیصلہ کیا گیا کہ احباب اپنی اپنی دکانوں پر تاجدار ختم نبوت زندہ باد مرزائیت مردہ باد تحریر کریں، چنانچہ شہر کی بیسیوں دکانوں پر یہ کلمات تحریر کئے گئے ایک قد آدم بورڈ تحریر کیا گیا۔ جس میں تحریر کیا گیا۔ "مسلمان بھراؤ" "اپنے اپنے ایمان دی کھیتی بچاؤ، ختم نبوت دا سپرے کراؤ مرزائی کیڑے مکوڑیاں نوں مار بھگاؤ"، نیز مرزا قادیانی کی تصویر شائع کی گئی، جس کا نچلا دھڑ سانپ کی طرح ہے۔ یہ بورڈ عام و خاص کی دلچسپی کا باعث بنا ہوا ہے۔ مجلس نے مطالبات پیش کئے کہ مذکورہ بالا قادیانی کے خلاف کیس قائم کئے جائیں، مودے ماسٹر کو برطرف کیا جائے، ان کی تبلیغی سرگرمیوں پہ پابندی عائد کی جائے، باہر سے مبلغین قادیانیت کو روکا جائے

اس سلسلہ میں ۱۲ اکتوبر مجلس عمل بہاولپور کا اجلاس ختم نبوت ماڈل ٹاؤن بی میں منعقد ہوا، جس کی صدارت مولانا غلام مصطفیٰ نے کی مجلس عمل بہاولپور نے یزمان مجلس کے مطالبات کی توثیق کرتے ہوئے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

۱۳ اکتوبر کو جامع مسجد حقانیہ میں عظیم الشان

احتجاجی جلسہ منعقد ہوا جس میں مقامی اور بہاولپور کے زعماء نے خطاب کیا، جلسہ کا جوش و خروش دیدنی تھا۔

۱۵ اکتوبر کو مرکزی انجمن تاجران کے اجلاس میں ان مطالبات کی توثیق کی گئی۔ اور قرارداد منظور کی گئی کہ مذکورہ بالا مطالبات تسلیم کئے جائیں اجلاس کی صدارت حاجی سیف الرحمٰن نے کی۔

۱۵ اکتوبر کو ڈپٹی کمشنر بہاولپور نے مجلس کے رہنماؤں کو مذاکرات کی دعوت دی چنانچہ مختلف مکاتب فکر کا ایک وفد مولانا احمد حسن، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی قیادت میں ڈی سی بہاولپور کو ملا، مذکور نے مطالبات تسلیم کرنے کی یقین دہانی کرائی، ایک اطلاع کے مطابق قربت فوٹو گرافر کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

مسلمانوں کی بیداری اور تحریک کی وجہ سے ایک قادیانی محمد اقبال نے مولانا احمد حسن کے ہاتھ پر مرزائیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا، بعد ازاں اس کے نکاح کی تجدید کی گئی۔

"مرزائی فیکٹری" "شیزان" کی مصنوعات کے بائیکاٹ کی مہم زوروں پر ہے، نوجوانوں نے عہد کر رکھا ہے کہ قادیانی مسلمان ہو جائیں یا ہمارا شہر خالی کریں۔

موضع تلو کر سہری پور میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ

موضع تلو کر میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں ٹی اینڈ ٹی کالونی کے خطیب جناب مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب، شبانِ ختم نبوت کے سرپرست اعلیٰ حفیظ الرحمٰن، نائب سرپرست امداد حسین شاہ، نائب امیر جناب قاری عمر خان، صدر شبانِ ختم نبوت خالد اقبال، سینئر نائب صدر خورشید احمد، نائب صدر بشارت اقبال، رابطہ سیکرٹری اورنگزیب مغل نے شرکت کی، مبلغ اسلام مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا حضور پاک کی سیرت طیبہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے اور ہم سیرت طیبہ کو اپنا کر ہی دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ نوجوانوں نے ہر دور میں کام کیا ہے اور اب بھی نوجوانوں کی قربانی سے فتنہ قادیانیت کا استحصال ہوگا۔

آخر میں شبانِ ختم نبوت ٹی اینڈ ٹی کالونی کی زیر نگرانی موضع تلو کر ہری پور میں شبانِ ختم نبوت کی تنظیم تشکیل دی گئی مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب کئے گئے۔

صدر جاوید ضیاء، سینئر نائب صدر عاشق، نائب صدر اسماعیل، جنرل سیکرٹری مظہر اقبال، جوائنٹ سیکرٹری اعجاز، خزانچی رب نواز، رابطہ سیکرٹری حبیب الرحمٰن، ڈپٹی جنرل سیکرٹری تنویر اختر، آفس سیکرٹری خالد محمود، سیکرٹری نشر و اشاعت حبیب محمد۔

وزیر اعظم جونیجو کو مولانا عبدالقدوس بہاری کا چیلنج

کراچی تحریک پاکستان کے معمر سیاستداں مولانا عبدالقدوس بہاری نے وزیر اعظم محمد خان جونیجو سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ انتظامیہ کے ساتھ ساز باز کر کے پاکستان سے کروڑوں روپے بھارت منتقل کرنے والے اسمگلروں اور غداروں کے خلاف مؤثر کارروائی کریں اور اگر میرا چیلنج اور اطلاع غلط ہے تو مجھ پر مقدمہ چلایا جائے۔ آج یہاں ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ کراچی میں نشتر روڈ پر واقع کروڑوں روپے کی املاک اور سینٹرل وہائیس ہوٹلوں کی خطیر رقوم پریم داس اور چوہدری عبداللہ کسٹوڈین سازش سے قادیانیوں کے حوالے ہوئی اور اس کی لاکھوں روپے کی آمدنی بھارت منتقل کی جا رہی ہے، مولانا بہاری نے الزام لگایا کہ اس جرم میں قاسم گھانچی بھی شریک ہے۔ مولانا بہاری نے کہا کہ دیہہ ۱۲۳ تعلقہ میرپور خاص کی ہزاروں ایکڑ متروکہ زمین پریم داس اور مین داس پسران ستیل داس نے ۱۰ لاکھ روپے میں بیچ کر الاٹیوں کو بے دخل کر کے رقم باہر بھیج دی ہے۔ روپ چند چیلا رام نے ۲۰ لاکھ روپے میں گنگا رام فیکٹری بیچ کر رقم بھارت بھیج دی ہے۔ مولانا عبدالقدوس بہاری نے کہا کہ ملک کو نقصان پہنچانے میں انتظامیہ کے بعض افراد بھی شامل ہیں اور وہ مسلسل ان اقدامات کو نظر انداز کر رہے ہیں۔

(جسارت کراچی ۱۸ نومبر ۱۹۸۷ء)

سرگودھا میں احتجاجی میٹنگ

ختم نبوۃ اکیڈمی ملکوال منڈی بہاؤالدین شبانِ ختم نبوت کے نوجوانوں کا ایک ہنگامی اجلاس مولانا اکرم طوفانی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس نے سیالکوٹ میں قادیانی کمانڈو کے ہاتھوں دو نوجوان مسلمانوں کے قتل پر گہرے غم و غصہ کا اظہار کیا۔ اجلاس نے مطالبہ کیا کہ قاتلوں کو فوراً تختۂ دار پہ چڑھایا جائے اور قادیانی غنڈوں کو ربوہ میں سالانہ جلسہ کرنے سے روکا جائے۔ امریکہ کی شہ پر اب قادیانیت دوبارہ ملک میں فساد برپا کرنے کی ناجائز کوشش کر رہی ہے، اور اگر خدانخواستہ ملک میں تحریک چل اٹھی تو کوئی قادیانی اب کی دفعہ بچ نہیں سکے گا۔

اجلاس میں وسیم عبدالرزاق اور محمد یونس بلوچ نے بھی خطاب کیا۔ اجلاس نے حال ہی میں ربوہ کے اندر جامع مسجد محمدی کے امام پر قاتلانہ حملہ کی بھی سخت مذمت کی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ فوری طور پر کارروائی کی جائے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر بلوچستان بھر میں یوم احتجاج منایا گیا

کوئٹہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی اپیل پر بلوچستان بھر میں جمعہ کے روز قادیانیوں کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔

مختلف مساجد میں نماز جمعہ کے اجتماعات کے دوران ربوہ کے مسلمانوں کی اولین جامع مسجد محمدیہ کے خطیب مولانا محمد یوسف پر قادیانیوں کے مبینہ قاتلانہ حملے کی مذمت کی گئی کوئٹہ کی مساجد کے علاوہ ژوب مسلم باغ، لورالائی، زیارت، پشین، مچھ، بھی ڈھاڈر اوستہ محمد، ڈیرہ مراد جمالی، مستونگ، قلات، خضدار نوشکی، لسبیلہ، گوادر، تربت، پنجگور اور سوراب کی مسجدوں میں دو قرار دادیں منظور کی گئیں جن میں مولانا محمد یوسف پر قاتلانہ حملے کے ذمہ دار افراد کو گرفتار کرنے، سیالکوٹ میں دو مسلمان بھائیوں محمد اسلم پیر اور محمد عظیم پیر کے قاتلوں کو عبرتناک سزا دینے اور سیالکوٹ کے گرفتار شدہ علماء کو رہا کرنے کے مطالبے کئے گئے۔ کوئٹہ شہر کی مساجد میں ممتاز عالم دین محمد شاہ امروٹی کی وفات پر بھی گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کی گئی۔

جامع مسجد محمدیہ اسٹیشن ربوہ میں امام مسجد پر قادیانیوں کا قاتلانہ حملہ۔ اور قادیانیوں کا سیالکوٹ میں دو بھائیوں کے بہیمانہ قتل پر احتجاج

عالمی مجلس ختم نبوت لاہور کا ہنگامی اجلاس امیر مجلس حاجی بلند اختر نظامی صاحب کی صدارت میں دفتر مجلس بیرون دہلی دروازہ میں ہوا جس میں مجلس کے اراکین نے بھرپور شرکت کی اجلاس میں امام مسجد محمدیہ ربوہ اسٹیشن مولانا قاری محمد یوسف پر قادیانیوں کے قاتلانہ حملہ پر انتہائی غم و غصہ کا اظہار اور مذمت کی گئی۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ قادیانیوں پر کڑی نظر رکھے کیونکہ وہ قتل و غارت گری کے ذریعہ ملک میں بدامنی پھیلا کر امن عامہ کو درہم برہم کرنے کے درپے ہیں اور اس بین ثبوت یہ ہے کہ قادیانیوں نے منظم سازش کے تحت سیالکوٹ میں دو بھائیوں محمد عظیم اور محمد سلیم کو چھریوں کے پے در پے وار کرکے بے دردی سے قتل کر دیا۔ اجلاس میں مولانا قاری نذیر احمد، حاجی بلند اختر نظامی، مولانا کریم بخش، مولانا احسان احمد دانش، محمد آصف نے زبردست احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ قادیانیوں کی تخریب کاریوں اور ریشہ دوانیوں کا سختی سے نوٹس لے اور قادیانی ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچائے اور ان کے کیس کی سماعت خصوصی فوجی عدالت سے کرائے۔ اراکین مجلس ختم نبوت نے اندیشہ ظاہر کیا کہ حکومت کی عدم توجہ سے ملکی حالات ابتر ہوں گے۔

اجلاس میں خطبائے مساجد سے اپیل کی گئی کہ جمعۃ المبارک کو جمعہ کے اجتماعات میں حکومت سے پرزور احتجاج کریں۔ اور عوام الناس کو قادیانیوں کی ملک دشمنی اور اسلام دشمنی سے آگاہ کریں۔ لاہور کی تمام مساجد میں پرزور احتجاج کیا گیا اور مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

قادیانیوں نے ملک میں بدامنی پھیلانے کی خاطر اپنی ریشہ دوانیاں تیز کر دی ہیں اور اس سلسلہ میں ربوہ میں امام مسجد محمدیہ اسٹیشن قاری محمد یوسف پر مسجد کے اندر قاتلانہ حملہ کیا ہے، معلوم ہوا ہے کہ ملزموں کو گرفتار کر لیا ہے۔

سیالکوٹ میں محلہ شہاب الدین میں قادیانی منیر احمد نے اپنی والدہ بشریٰ کی مدد سے دو مسلمانوں کو قتل اور ان کی والدہ کو شدید زخمی کر دیا۔ ان دو مسلمانوں محمد عظیم اور محمد سلیم کی والدہ رفیع بیگم کی حالت ہسپتال میں نازک بتائی جاتی ہے بجوالہ سیالکوٹ میں ہڑتال کے ذریعہ احتجاج جاری ہے۔ لہٰذا آپ سے مؤدبانہ خصوصی گذارش ہے کہ جمعہ کے اجتماعات میں بصورت قرارداد قادیانیوں کے عزائم کو بے نقاب کرتے ہوئے پرزور مذمت کریں اور عوام الناس میں سے قرارداد منظور کرائیں اور حکومت سے مطالبہ کریں کہ وہ قادیانیوں کی تخریب کاریوں پر کڑی نگاہ رکھے اور ملک میں امن و امان کی صورت حال کو برقرار رکھنے کی خاطر ان کو کیفر کردار تک پہنچائے اور ملزمان کا کیس خصوصی فوجی عدالت میں برائے سماعت پیش کرے۔

لوئر کیپل تناول میں سیرت کے جلسوں سے مولانا سید اسرار الحق کا خطاب

نیو مراد پورہ (نمائندہ ختم نبوت) لوئر کیپل اور تناول میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ ہائے سیرت سے خطاب کرتے ہوئے لوئر کیپل عالمی مجلس کے ناظم اعلیٰ مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب نے کہا کہ اگر آج ہم اور ہمارے حکمران حب رسول کا مظاہرہ کریں تو کوئی گستاخی کرنے والی زبان صحیح سالم نہیں رہ سکتی، گستاخ کی زبان گدی سے کھینچ لی جائے، گستاخی لکھنے والا قلم توڑ دیا جائے ان کا گندہ لٹریچر نذر آتش کر دیا جائے مگر آج ایسا نہیں آج حکمران سیرت پہ تقریریں کرتے ہیں مگر عملی تقاضوں کو پورا نہیں کرتے، قادیانی لٹریچر چھپ رہا ہے، ذکری ٹور کا نام نہاد حج بند نہیں کرا سکے۔ حضرت شاہ صاحب نے نیو مراد پور جامع مسجد سکندرا، مرکزی جامع مسجد روڑیا پڑھنہ میں جمعہ اور سیرت کے جلسوں سے خطاب کیا، آپ کے علاوہ اور بھی مولانا قاری عبدالرشید، سید خطاب شاہ، مولانا حبیب الرحمٰن خطیب نے بھی تقاریر کیں، ملکی مسجد میں قاری سید محمد شاہ نے بھی خطاب کیا۔ ان اجتماعات میں مطالبہ کیا گیا کہ حکومت تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرے، گستاخان رسول کو سزائے موت دے۔ ذکری ٹور کا نام نہاد حج بند کر دیا جائے، کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے حالیہ دھماکوں میں قادیانیوں کے خفیہ ہاتھوں کو بے نقاب کیا جائے۔ ساہیوال اور سکھر کے مجرموں کی سزا پر عملدرآمد کیا جائے۔ کمشنر انکم ٹیکس فیصل آباد کے فیصلے کو منسوخ کیا جائے اور کمشنر مذکور برطرف کیا جائے۔

ننکانہ میں احتجاجی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کا ایک اجلاس زیر صدارت چوہدری حاجی عبدالحمید رحمانی منعقد ہوا۔ اجلاس میں ملک بھر میں قادیانیوں کی طرف سے کیجانے والی اشتعال انگیز کارروائیوں پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حاجی عبدالحمید رحمانی نے صدیق آباد (ربوہ) میں امام مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن حافظ محمد یوسف پر قادیانیوں کی طرف سے خنجروں سے قاتلانہ

حملہ کرنے کی سخت مذمت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مجلس نوا کے صدر محمد مشتاق خالد نے سیالکوٹ میں کرکٹ کھیلتے بچوں پر قادیانیوں کی طرف سے خنجروں سے حملہ کرنے کو اشتعال انگیزی قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ حافظ محمد یوسف پر قاتلانہ حملہ کے مقدمہ کی تفتیش کرائمز برانچ لاہور کے سپرد کی جائے اور سیالکوٹ میں زیادتی کرنے والے قادیانی ملزموں کا کیس خصوصی عدالت میں پیش کیا جائے اور ان قادیانی ملزموں کو فی الفور سزا دی جائے۔

شوکت علی شاہد ناظم مجلس نوا نے مطالبہ کیا کہ قادیانی غنڈوں، حکیم خورشید احمد، ظہور احمد باجوہ، شفیع ارشد عزیز بھانوڑ اور دیگر سرکردہ قادیانیوں کو شامل تفتیش کیا جائے۔

صدیق آباد ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی پر مبارکباد

کوٹ جام (نمائندہ ختم نبوت) یہاں کے متعدد حضرات حافظ مشتاق احمد رانا، حافظ اشفاق احمد رانا، حافظ محمد نواز حافظ محمد یسین عاشق علی، رانا محمد ایوب، رانا محمد یعقوب نے صدیق آباد میں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی پر مسرت کا اظہار کیا ہے اور جنہوں نے کانفرنس کی کامیابی میں تعاون کیا انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے نیز ان حضرات نے حضرت مولانا حق نواز کی گرفتاری کی مذمت کرتے ہوئے ان کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔

نجیب علی خان چغتائی نے قادیانیت پر لعنت بھیج دی

(چناری آزاد کشمیر) جمعۃ المبارک قبل از نماز جمعہ جامع مسجد چناری کے خطیب حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کے روبرو مجمع کے عظیم اجتماع میں علاقے کے ایک ممتاز اور با اثر شخصیت نجیب علی خان چغتائی نے قادیانیت سے لاتعلقی کا اعلان کر دیا۔ انہوں نے واضح طور پر اعلان کرتے ہوئے یہ اقرار کیا کہ ان کا قادیانیت کے کسی گروپ یا جماعت سے قطعاً کوئی تعلق باقی نہیں رہا۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ میرے نزدیک قادیانی گروپ، لاہوری گروپ اور ان گروپوں کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اور مرزا غلام قادیانی کافر، دجال، کذاب اور ملعون ہے میں مرزا اور مرزا کے پیروکاروں پر لعنت بھیجتا ہوں۔ انہوں نے اقرار کیا کہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر آخر الزمان اور خاتم النبیین مانتا ہوں، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ قیامت تک بند ہو گیا ہے۔ اب جو دعویٰ کرے وہ کذاب، دجال، کافر اور پکا بے ایمان ہے۔

بقیہ — ایبٹ آباد میں قادیانی شرارت

ایبٹ آباد کی زمین قادیانیوں کے ناپاک وجود سے پاک کر دی جائے گی۔ انہوں نے انتظامیہ کو خبردار کیا کہ وہ مرزائیت نوازی کا ثبوت نہ دیں، بلکہ قانون کی بالادستی قائم کرتے ہوئے ان قادیانی غنڈوں کو لگام دیں۔ اور نامور مرزائی کے ساتھ اس کے والد عبدالرشید کو بھی شامل تفتیش کیا جائے۔

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حاجی عبدالحمید رحمانی نے اس خدشہ کا اظہار کیا کہ قادیانی جماعت قادیانی کمانڈروں کے ذریعے مسلمان علماء کو ختم کرنے کا پروگرام بنا چکی ہے ایبٹ آباد کے عالم قاری اکبر شاہ صاحب اور ربوہ ریلوے اسٹیشن کے امام حافظ محمد یوسف پر قاتلانہ حملہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، انہوں نے واضح کیا کہ قادیانیوں کی ان تمام شرپسند سرگرمیوں کا مقصد ملک میں انتشار اور بدامنی پھیلانا ہے تاکہ ملک میں فساد کی آگ بھڑک اٹھے۔

بقیہ — عبرتناک موت

اور اگر حق کو چھوڑے گا، تو موت کے منہ میں جائے گا۔

قول من چو بیان حق را حق نمود — ہر کہ از حق رونت شد قوم ثمود۔

میری بات نے طالبان حق کو حق دکھا دیا۔ اور جس نے حق کو چھوڑا وہ قوم ثمود کی طرح ہلاک ہوا۔

قول من حق است قول من بگیر — ورنہ اندر کذب ماں در کذب میر۔

میری بات سچی ہے میری بات کو لے ورنہ جھوٹ میں رہ کر مر جا۔

میرے اسی آخری تنذیری خط محررہ ۴ نومبر ۱۹۴۶ء کے ترسیل پانے کے ۱۱ دن بعد اس پر ناگہانی مرض کا حملہ ہوا۔ یا میری زا یجاد توجہ کی صداقت نے اس کے دل کا گلا دبایا۔ جس سے اس کو دل کا دورہ پڑا اور وہ بحالت اضطراب ربوہ کو چھوڑ کر اپنے سکونتی گھر سرگودھا میں چلا گیا۔ اور وہ جاتے ہی ہلاک ہو گیا۔ اور میری تنذیری پیشگوئی حرف بحرف پوری ہو گئی۔ والحمد للہ اور اس کی ہلاکت ۱۶/۱۵ نومبر ۱۹۴۶ء کی درمیانی شب کو واقع ہوئی۔ اور اس کو جہنم کی راہ دکھائی ۲۲-۱۰-۸۶

بقیہ — رسول کی توہین

دور تھا جب جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا رواج ہوا کرتا تھا، پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ رواج ختم ہو گیا اور ایک با انصاف قانون بن گیا لیکن موجودہ دور میں ایسا لگتا ہے کہ وہ دور دوبارہ غلبہ پا رہا ہے، میرے بھائیو! قیامت والے دن اللہ تعالیٰ یہ حساب نہیں لیں گے کہ تم نے دنیا میں کتنی [illegible] کمائی، کتنی زیادہ عزت حاصل کی اور اپنی کمائی سے ہوئی دو [illegible] عیاشی کی بلکہ اللہ تعالیٰ یہ حساب لیں گے کہ تم نے دنیا میں کتنے اچھے اعمال کئے، میرے دین کی کہاں تک حفاظت کی، میرے نبی کی توہین کرنے والوں کو کہاں تک ٹھکانے لگایا، ان کے ساتھ کہاں تک بائیکاٹ کیا، دنیا کی زندگی مختصر سی زندگی ہے، دنیاداری کو دیکھنے کے بجائے آخرت کی زندگی کی فکر کرو اور گستاخ رسول کے خلاف ختم نبوت کا ساتھ دو، دنیا کی زندگی جتنی طویل ہے اس کا اندازہ اس شعر سے لگایا جا سکتا ہے

زندگی جس کا بہت نام لیا جاتا ہے
اک معصوم سی ہچکی کے سوا کچھ بھی نہیں

خدا ہم سب کو توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

قادیانیوں کو جلسہ کرنے کی اجازت نہ دی جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد نواز شریف سے اپیل کی ہے کہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی جارحانہ سرگرمیوں کے پیش نظر انجمن احمدیہ ربوہ کو خلاف قانون قرار دے کر اس پر پابندی لگائی جائے اور ربوہ میں سابقہ سالوں کی طرح قادیانیوں کے سالانہ جلسہ پر پابندی برقرار رکھی جائے، انہوں نے کہا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت قادیانیوں کی ہر قسم کی تبلیغ و تشہیر پر پابندی ہے جس کے پیش نظر ربوہ میں مرزائیوں کا سالانہ جلسہ نہیں ہو سکتا۔ قادیانی جماعت غیر قانونی طور پر یہ جلسہ منعقد کرنے کا اعلان کر دیتی ہے جس پر بھی پابندی لگائی جانی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ربوہ جماعت نے ۱۹ اگست ۸۷ء کے اخبارات کو بیان جاری کیا تھا کہ مرزا طاہر احمد ستمبر ۸۷ء میں امریکی ایوان نمائندگان اور سینیٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کریں گے، اس کے بعد ۱۹ ستمبر ۸۷ء کو قادیانی جماعت کے ترجمان نے واشنگٹن سے تردید جاری کی کہ مرزا طاہر کو امریکی کانگریس کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کی دعوت نہیں ملی۔ مولوی فقیر محمد نے کہا کہ قادیانی جماعت پاکستان کے لئے منظور شدہ امریکی امداد بند کرنے کی سازش میں برابر کی شریک ہے جس کی تصدیق وزیر اعظم کے مشیر برائے مذہبی امور سید محمد اشرف نے بادشاہی مسجد لاہور میں تقریر کرتے ہوئے کی کہ امریکی قادیانیوں کو مسلم تسلیم نہ کرنے سے امریکی امداد بند ہوئی ہے۔

مولوی فقیر محمد کا محکمہ تعلیم سے مطالبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وفاقی وزارت تعلیم اور صوبائی محکمہ تعلیم سے مطالبہ کیا ہے کہ مسلمانوں کے مفاد کے پیش نظر گورنمنٹ ٹی آئی کالج ربوہ سے عربی کلاس کو گورنمنٹ کالج سرگودھا فیصل آباد میں منتقل کیا جائے اور جو قادیانی معلم عربی یا اسلامیات پڑھا رہے ہیں ان پر پابندی عائد کر کے مسلمانوں کے ماہر تعلیم کو تعینات کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی غیر مسلم عربی اور اسلامیات مسلمان طلباء کو نہیں پڑھا سکتے اور نہ ہی ربوہ کالج میں خود یہ تعلیم حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ ربوہ میں تمام آبادی قادیانی غیر مسلموں کی ہے، اس لئے اس کالج میں مسلمانوں کی تعداد بہت کم ہے، جس کے پیش نظر کئی سالوں سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ ربوہ کالج سے عربی کلاس کا کورس ختم کر کے فیصل آباد یا سرگودھا میں یہ کلاس شروع کی جائے تاکہ مسلمان طلباء اور طالبات عربی کی تعلیم حاصل کر کے سکولوں کالجوں میں تعینات ہو سکیں، انہوں نے مطالبہ کیا کہ ربوہ کالج سے فارغ التحصیل ہونے والے عربی کے ماہر قادیانی غیر مسلموں کو پاکستان کے تمام تعلیمی اداروں میں تعینات نہ کیا جائے اور جو قادیانی یہ مضمون پڑھا رہے ہیں ان کو بلا تاخیر فارغ کیا جائے، نیز ایک قادیانی عربی پروفیسر یوسف کو جہلم سے ربوہ کالج میں لگانے کا فیصلہ منسوخ کیا جائے اور شریف قادیانی پروفیسر کو باہر نکالا جائے۔

افغان مجاہدین افغانستان کی آزادی اور پاکستان کی سالمیت کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ مولانا مفتی محمود

افغانستان میں روس کی مسلح جارحیت اور افغان حریت پسندوں کے جہاد آزادی کو آٹھ سال مکمل ہونے پر افغانستان کے غیور عوام اور مجاہدین سے یکجہتی کے اظہار کے لیے

۱۹ دسمبر ۱۹۸۷ء تا ۲۵ دسمبر ۸۷ء

زیر سرپرستی شیخ الاسلام مولانا محمد عبداللہ درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

ہفتہ جہادِ افغانستان

زیر قیادت قائد علماء حق مولانا سمیع الحق سیکرٹری جنرل جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

- مختلف شہروں میں جہاد کانفرنسوں اور مجالس مذاکرہ کا انعقاد ہوگا۔
- خطبات جمعۃ المبارک میں "جہادِ افغانستان" کی اہمیت واضح کی جائے گی۔
- اسلامیان پاکستان افغان بھائیوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کریں گے اور
- افغانستان کے اسلامی تشخص کے خلاف روسی اور امریکی سازشوں کو بے نقاب کیا جائے گا انشاء اللہ العزیز

اس موقع پر ۱۸ دسمبر کو ایک خصوصی اشاعت کا اہتمام کر رہا ہے جس میں جہادِ افغانستان کے مختلف پہلوؤں پر اہم مضامین شامل ہوں گے۔

نوٹ: جماعتی سرگرمیوں سے بروقت آگاہی کے لیے ہفت روزہ ترجمان اسلام کا مطالعہ کیجیے

قافلۂ ولی اللّٰہی کا حُدی خوان
اور
علماء حق کا بے باک ارگن

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

سالانہ	قیمت	قیمت	خط و کتابت کا پتہ
زر خریداری	فی پرچہ	خصوصی شمارہ	مدیر ہفت روزہ ترجمان اسلام
یکمشت ۷۵ روپیہ	۱.۲۵ پیسہ	۳ روپے	ٹکسالی لاہور۔ فون ۵۲۵۸۱

منجانب: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

لٹریچر کی اشاعت میں حصّہ لیجئے

اندرون و بیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے —— مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے۔

الحمدُ للہ —— ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سارا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے۔

لہٰذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں۔

رقوم بھیجنے کے لئے

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ۔ ملتان فون ——

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش۔ کراچی ۳، پاکستان - فون — ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔

1. الائیڈ بنک آف پاکستان، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲
2. الائیڈ بنک آف پاکستان، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹